مرزا غلام احمد قادیانی کے قلم اور منہ سے نکلی ہوئیں وہ باتیں
جو نہ آج تک پوری ہوئیں اور نہ روز قیامت تک پوری ہونگی

ادھوری باتیں

ابن سرور
ابوالشہید
حافظ عبد الرحمن
شاہ عالمی
مظفرگڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ادارہ نفیس الحسینیہ
جامع مسجد توحید
9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم
قال الله تعالىٰ في القرآن العظيم
ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن
رسول الله وخاتم النبيين
الاحزاب
قال النبي صلى الله عليه وسلم
انا خاتم النبيين لا نبي بعدي

مرزا غلام احمد قادیانی کے قلم اور منہ سے نکلی ہوئیں وہ باتیں
جو نہ آج تک پوری ہوئیں اور نہ روز قیامت تک پوری ہونگی

ادھوری باتیں

مصنف

ابن سرور
ابو السعید
حافظ عبد الرحمٰن
مظفر گڑھی

اِدارۃ النفیس الحسینیہ
مسجد توحید
9-بی ٹاؤن شپ لاہور

نام کتاب .... ادھوری باتیں
مؤلف .... ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالرحمٰن

طبع سوئم .... ایک ہزار
تاریخ طبع 2009ء

پرنٹرز .... صدیقی دارلکتابت
ڈیزائنگ .... حافظ محمد افضل
کمپوزنگ .... عادل شہزاد

ملنے کا پتہ

مکتبہ قاسمیہ
اردو بازار لاہور
Call: 042-7232536

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوستو! مرزا صاحب لکھتے ہیں' امام الزمان میں ہوں۔

(ضرورت الامام ص ۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۴۹۵)

پھر مرزا جی کا کہنا ''غرض جو لوگ امام الزمان ہوں ان کے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ نصرتِ دین اور تقویت ایمان کے لیے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور انکی دعا کا جواب دیتا ہے اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحبِ الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے اور امام الزمان کی الہامی پیش گوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلئے ان کے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا ان کے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۴۸۳)

پھر مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں تخلف کچھ (خلاف ورزی) ہو۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۹۱)

پھر مرزا صاحب لکھتے ہیں،

''اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔'' **(روحانی خزائن جلد ۵ ص ۹۳)**

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ ''مجھے اللہ تعالیٰ نے نبوت بخشی ہے'' میں نبی ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص۹ تا ۱۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۰۶ تا ۲۱۶' دافع البلاء ص ۱۱/۱۰/۹' روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۹ تا ۲۳۱' حقیقۃ الوحی ص ۱۱۰' ۱۶۱)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔

(کشتی نوح ص ۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۵)

مرزا جی کا کہنا ہے کہ ''کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ **(روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۳۸۳)**

مرزا جی کا کہنا ہے کہ اگر ثابت ہو کہ میری سو پیش گوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں (جھوٹا) کاذب ہوں۔

(اربعین ۴ ص ۲۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۶۱ در حاشیہ)

مرزا جی کا کہنا ہے کہ ''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک (کسوٹی) امتحان نہیں ہوسکتا۔

(روحانی خزائن جلد ۵ ص ۲۸۸)

دوستو! اب ہم مرزا صاحب کے مذکورہ بالا دعووں کی روشنی میں آپ کی پیش گوئیوں کی پڑتال کر کے ان کے صدق یا کذب یعنی سچے یا جھوٹے ہونے کو جانچتے ہیں۔

سب سے پہلے طاعون کی پیش گوئی کی پڑتال کرتے ہیں۔

قارئین کرام! مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے طاعون پھیلنے کی پیش گوئی کی تھی اور وہ سچی نکلی، حالاں کہ مرزا صاحب نے نہ یہ پیش گوئی کی کہ ملک میں طاعون پھیلے گی اور نہ ہی مرزا صاحب کی پیش گوئی سے طاعون پھیلی اس واسطے کہ مرزا صاحب نے پہلا اشتہار جو طاعون کے سلسلہ میں دیا ہے وہ ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں دیا ہے اور طاعون اس اشتہار سے دو برس پہلے پھیل چکی تھی اور ہزاروں بندگان خدا اس سے لقمہ اجل ہو چکے تھے۔ مرزا صاحب اشتہار کے شروع میں لکھتے ہیں اس مرض نے جس قدر ممبئی اور دوسرے

شہروں اور دیہات پر حملے کیے اور کر رہی ہے ان کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دو سال کے عرصے میں ہزاروں بچے اس مرض سے یتیم ہو گئے اور ہزار ہا گھر ویران ہو گئے، دوست اپنے دوستوں سے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئے۔ **(مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲)**

اور اس اشتہار میں بھی مرزا صاحب نے کہیں یہ نہیں کہا کہ طاعون میری پیش گوئی کرنے سے آیا ہے۔

طاعون کے ملک میں پھیل جانے اور ہزاروں بچوں کے یتیم ہو جانے اور ہزار ہا گھر ویران ہو جانے اور دوست اپنے دوستوں اور عزیز اپنے عزیزوں سے جدا ہو جانے سے پہلے مرزا صاحب نے لفظ ''طاعون'' کے ساتھ صراحت سے کبھی نہیں کہا کہ لوگو! ایک وقت آنے والا ہے کہ ملک میں طاعون پھیلے گی اور لاکھوں بڑے چھوٹے انسان لقمۂ اجل ہو جائیں گے اور کتنے گھر ویران ہو جائیں گے اور سخت مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں وہ اس دنیا سے گزر جائیں گے، پھر دو چار سال یا دس بارہ سال یا پندرہ بیس سال بعد طاعون پڑتی چھوٹے بڑے لوگ لقمۂ اجل ہو جاتے۔ سینکڑوں گھر ویران ہو جاتے بڑے بڑے مخالف ہلاک ہو جاتے تو مرزا صاحب یہ کہتے اچھے لگتے کہ لوگو! دیکھو جیسے میں نے کہا تھا ویسے ہی ہوا یا نہ۔ دنیا کہتی کہ واقعی جس طرح مرزا صاحب نے کہا تھا ویسے ہی ہوا۔ (سبحان اللہ) جب طاعون ملک کے بعض حصوں میں پھیل گئی اور لاکھوں بڑے چھوٹے انسان لقمہ اجل ہو گئے اور کتنے گھر ویران ہو گئے طاعون کو پھیلے ہوئے پورے دو سال ہو گئے تو مرزا صاحب نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ کتاب حمامۃ البشریٰ میں جو طاعون پیدا ہونے سے کئی سال پہلے شائع کی تھی میں نے لکھا تھا کہ میں نے طاعون پھیلنے کی دعا کی تھی سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیلی،

فلما طغی الفسق المبید بسیله

تمنیت لو کان الوباء المتبر

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۶۰ مدرجہ روحانی خزائن ج ۷ ص ۳۲۶)

''براہین'' میں بھی طاعون کی خبر دی گئی ہے

''اتی امر اللہ فلا تستعجلون''

(ملفوظات جلد ۳ ص ۳۱۳)

براہین احمدیہ میں بہ باعث تکذیب طاعون پیدا ہونے کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی، سو پچیس برس بعد پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ **(حقیقۃ الوحی ص ۲۳۵، مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۲۳۵)**

''سر الخلافہ'' کے صفحہ ۶۲ پر جو میں نے لکھا ہے یہ ہے کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لیے میں نے دعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں' سو اس دعا سے کئی سال بعد اس ملک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گزر گئے، اور وہ دعا یہ تھی

وخذ ربّ من عادی الصلاح ومفسدا
ونزل علیه الرجز حقا ودمّر
وفرج کروبی یا کریمی ونجنی
ومزق خصیمی یا الٰهی وعفّرِ

(حقیقت الوحی ص ۲۳۵' سر الخلافہ ص ۶۲' روحانی خزائن جلد ۸ ص ۳۹۱)

مرزا صاحب نے تین کتابوں کا نام لیا ہے کہ ان کے اندر میں نے طاعون پھیلنے کی پیش گوئی کی تھی اور پیش گوئی کے الفاظ بھی لکھے ہیں۔

براہین احمدیہ کے الفاظ یہ ہیں،

''اتی امر الله فلا تستعجلون''

''اللہ تعالیٰ کا حکم آچکا ہے جلدی نہ کرو۔''

حمامۃ البشریٰ کے الفاظ یہ ہیں'

فلما طغی الفسق المبید بسیله
تمنیت لو کان الوباء المتبر

ترجمہ: اور جب فسق ہلاک کرنے والا حد سے بڑھ گیا تو میں نے آرزو کی کہ اب ہلاک کرنیوالی طاعون چاہیے۔

سر الخلافہ کے الفاظ یہ ہیں

وخذ ربّ من عادی الصلاح ومفسدا

ونزل علیه الرجز حقا ودمّر

وفرج کروبی یا کریمی ونجّنی

ومزق خصیمی یا الٰھی وغفرِ

ترجمہ: ''اے میرے خدا جو شخص نیک راہ اور نیک کام کا دشمن ہے اور فساد کرتا ہے اسکو پکڑ، اور اس پر طاعون کا عذاب نازل کر اور اس کو ہلاک کر دے، اور میری بے قراریاں دور کر اور مجھے غموں سے نجات دے، اے میرے کریم! اور میرے دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور خاک میں ملا دے۔''

دوستو! ایمان سے بتاؤ کہ ان کتابوں کے الفاظ میں کہیں طاعون کا لفظ ہے کہیں یہ الفاظ ملتے ہیں لوگو! میں نے طاعون کی پیش گوئی کی ہے دیکھ لینا ایک وقت آنے والا ہے دنیا میں طاعون پھیلے گی جس سے میرے سلسلہ کی ترقی ہوگی۔ کئی ہزار آدمی طاعون کے ڈر سے میرے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ طاعون کا ڈنڈا لوگوں کو میرے سلسلہ میں داخل ہونے پر مجبور کر دے گا۔ مرزا جی کو یہ ساری باتیں اب یاد آئی ہیں۔ جبکہ طاعون کو پھیلے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ طاعون پھیلنے سے پچیس سال پہلے میں نے پیش گوئی کی تھی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پیش گوئی کرنے کے بعد طاعون پھیلنے سے پہلے پچیس سال کے اندر کہیں ان باتوں کا ذکر ہے جو باتیں طاعون پھیلنے کے بعد مرزا صاحب کہہ رہے ہیں۔

دوستو! حقیقت یہ ہے کہ طاعون مرزا صاحب کی پیش گوئی کرنے سے نہیں آئی بلکہ وہ ایسے آئی ہے جیسے آفتیں آ جاتی ہیں۔ چار سال پہلے 2005ء میں زلزلہ آیا تھا۔ کیا وہ کسی کی پیش گوئی کرنے سے آیا تھا۔ بس آ گیا ایسے ہی طاعون بھی پھیل گیا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا رہا اور جب اللہ تعالیٰ نے چاہا بند ہو گیا، نہ مرزا صاحب کی پیش گوئی سے آیا تھا اور نہ مرزا صاحب کی پیش گوئی سے گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک طرف تو مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ

''میں نے پیش گوئی کی تھی طاعون دنیا میں پھیلے گی اور دوسری طرف یہ کہنا کہ طاعون کی پیش گوئی پہلے

انبیاء علیہم السلام بھی کرتے آئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون شدت سے پھیلے گی۔

(ملفوظات مسیح موعود جلد۳ ص۴۴۳)

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ "اس بات پر تمام کتابوں کا اتفاق ہے اور سب لوگ مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں طاعون آئیگی سارے نبی اس کی خبر دیتے آئے ہیں۔ **(ملفوظات مسیح موعود جلد۴ ص۵۷)**

آج سے تیرہ سو برس قبل قرآن مجید میں بھی اس کی خبر ہے۔

(ملفوظات مسیح موعود جلد۴ ص۲۳۳)

طاعون بڑا بھاری کتب مقدسہ میں مسیح موعود کا نشان ہے۔

(ملفوظات مسیح موعود جلد۳ ص۴۵۴)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے زمانہ کا نشان طاعون قرار دیا اور انجیل میں بھی اسی کی صداقت کا ذکر موجود ہے۔ **(بحوالہ مذکور ص۲۵۰)**

کیوں صاحب! اگر یہی صورت حال ہے تو طاعون کی پیش گوئی پہلے انبیاء علیہم السلام کی ہوئی نہ کہ مرزا صاحب کی مرزا صاحب نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ پیش گوئی تو پہلے انبیاء علیہم السلام کر گئے اور پہلی کتابوں میں بھی ذکر موجود ہے۔ گویا مرزا صاحب کو دوسروں کی کمائی سے کھانا آتا ہے نہ کہ خود کما کے کھانا۔

اصل بات یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب نے طاعون کی پیش گوئی کی تھی اور نہ پہلی کتب میں طاعون کا ذکر ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون پھیلے گی، نہ قرآن شریف میں اسکا ذکر ہے، نہ انجیل میں، نہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طاعون مسیح موعود کے زمانہ کا نشان ہے، نہ دوسرے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے طاعون کی خبر دی ہے نہ طاعون پر تمام کتابوں کا اتفاق ہے۔ یہ سب مرزا صاحب کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں، جنکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں دوستو! آپ بضد ہیں کہ مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں نے طاعون پھیلنے کی دعا کی تھی، سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیلی۔

(حقیقت الوحی ص۲۳۵' سر الخلافہ ص۶۲' روحانی خزائن جلد ۸ ص۳۹۱)

اور دوسری طرف مرزا صاحب نے طاعون کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا جس کی ایک سوتیں

سطریں ہیں ان میں سے نو سطریں تحریر کی ہیں۔ ذرا انہیں غور سے پڑھیں،

اس مرض نے جس قدر ممبئی اور دوسرے شہروں اور دیہات پر حملے کئے اور کر رہی ہے اور ان کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دو سال کے عرصہ میں ہزاروں بچے اس مرض سے یتیم ہو گئے اور ہزار ہا گھر ویران ہو گئے۔ دوست اپنے دوستوں سے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ہمیشہ کے لیے جدا کئے گئے اور ابھی انتہا نہیں کچھ شک نہیں کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ نے کمال ہمدردی سے تدبیریں کیں اور اپنی رعایا پر نظر شفقت کر کے لاکھوں روپیہ کا خرچ اپنے ذمہ ڈال لیا اور قواعد طیبہ کے لحاظ سے جہاں تک ممکن تھا ہدائتیں شائع کیں۔ مگر اس مرض مہلک سے اب تک بہ کلی امن حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ ممبئی میں ترقی پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ملک پنجاب بھی خطرہ میں ہے۔ ہر ایک کو چاہیے کہ اسوقت اپنی اپنی سمجھ اور بصیرت کے موافق نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول ہو۔ کیونکہ وہ شخص انسان نہیں جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔'' **(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲،۳)**

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شخص تو انسان نہیں جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ کیا مرزا جی میں ہمدردی کا مادہ تھا کہ اللہ تعالیٰ سے طاعون کی دعا کر کے ہزار ہا بچے یتیم کرائے، ہزار ہا گھر ویران کرائے، کتنی عورتیں بیوہ کرائیں، دوستوں سے دوست اور عزیزوں سے عزیز جدا کرائے؟ لوگوں سے گلہ ہے اور اپنا یہ حال ہے کہ خدا سے طاعون مانگ کر ملک کے ملک' شہروں کے شہر' گاؤں کے گاؤں ویران کرا دیئے اور ہزار ہا جانیں موت کے گھاٹ اتروا دیں۔ اب طاعون سے بچنے کی تدبیریں لوگوں کو بتائی جا رہی ہیں اور زور دیا جا رہا ہے کہ ان تدابیر پر عمل کرو۔

دوستو! جن بستیوں اور شہروں میں طاعون پھیلی ہوئی تھی۔ گورنمنٹ نے کچھ اصول اور طریقے بنا لئے اور ان پر لوگوں سے عمل کرانے کے واسطے کچھ سختی کی تو لوگوں نے گورنمنٹ کے خلاف باتیں بنانی شروع کر دیں۔ تو مرزا صاحب نے لوگوں کو نصیحت کی کہ گورنمنٹ کی تدبیروں اور بھلائیوں کو بدگمانی کی نظر سے نہ دیکھا جائے' غور سے معلوم ہو گا کہ اس بارے میں گورنمنٹ کی تمام ہدایتیں نہایت احسن تدبیر پر مبنی ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳)

مرزا صاحب لکھتے ہیں'

''جس گھر میں بلاء طاعون نازل ہو تو گو ایسا مریض کوئی پردہ دار جوان عورت ہی ہو تب بھی فی الفور وہ گھر والوں سے الگ کر کے ایک علیحدہ ہوا دار مکان میں رکھا جائے جو اس شہر یا گاؤں کے بیماروں کے لیے گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو اور اگر کوئی بچہ بھی ہو تو اس سے بھی یہی معاملہ کیا جائے اور باقی گھر والے بھی کسی ہوادار میدان میں چھپروں میں رکھے جائیں۔''

گورنمنٹ نے اس کی اجازت بھی دے دی ہے کہ اگر اس بیماری کی حفاظت کے لیے ایک دو قریبی اس کے اسی مکان میں رہنا چاہیں تو وہ رہ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ گورنمنٹ اور کیا تدبیر کر سکتی تھی۔

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳)

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ'

''پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جاہلوں کی روش (طریقہ) اختیار کرے اور احمقوں اور کوتاہ اندیشوں (کم سمجھ لوگوں) کے نقش قدم پر چلے۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ نے جس قدر ہدایات جاری کی ہیں، وہ صحت کے لیے بہت مفید ہیں۔''

(ملفوظات جلد ۱ ص ۲۵۶)

''اس لئے گورنمنٹ کی تدابیر حفظ صحت کی نسبت بدظنی کرنا ایک ناپاک خیال ہے۔ گورنمنٹ نے اس مرض کے دفعیہ کے لیے جو کچھ سوچا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے لیے لازم ہے وہ اس بارے میں گورنمنٹ کی مدد کریں اور اپنے دوستوں و ہمسائیوں اور دوسرے لوگوں کو خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان، سمجھائیں اور غلط فہمیوں کو دور کریں، جیسا کہ بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ گورنمنٹ نے رعایا کو مارنے کی یہ تجویز کی ہے۔ بھلا کوئی ان نادانوں سے پوچھے تو سہی کہ گورنمنٹ یہ لکھوکھا (لاکھوں) روپیہ صرف لوگوں کو مارنے پر صرف کر رہی ہے اور اسے اس قدر تکالیف برداشت کرنے کا شوق ہے؟ نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ طاعون بہت مہلک مرض ہے۔'' **(ملفوظات جلد ۱ ص ۲۵۷)**

''ایسا نہ ہو کہ تم خدا تعالےٰ کو بھی ناراض کرو اور گورنمنٹ کو خطا کار ٹھہراؤ، گورنمنٹ کو بدنام کرنے سے کیا

حاصل، طاعون تمہاری اپنی شامت اعمال سے آئی، اس لئے گورنمنٹ پر بھی تمہاری بدولت آفت آئی۔ گورنمنٹ کو اگر تمہارے ساتھ سچی ہمدردی نہیں تو تم خود ہی بتلاؤ کہ وہ کیوں اس قدر روپیہ اس مرض کے تدارک پر خرچ کرتی ہے؟ شفا خانے اور ڈاکٹر کیوں مقرر کئے جاتے ہیں؟ پولیس کے ہزاروں آدمی کیوں انتظام کے لیے مقرر کئے جاتے ہیں؟ کیا گورنمنٹ کو کچھ شوق ہے کہ اس قدر اخراجات کثیر برداشت کرے؟ نہیں بلکہ ملک کی یہ حالت دیکھ کر وہ اندر ہی اندر مادرِمہربان کی طرح بے چین ہو رہی ہے۔''

(ملفوظات جلد ا ص ۲۵۵)

''پس یہ لوگوں کی اپنی نادانی اور حماقت ہے کہ اپنے قصور (جُرم) کو گورنمنٹ کے سر پر تھوپا جاتا ہے۔ اگر اس میں گورنمنٹ کا کچھ قصور یا غلطی ہے تو تمہیں حق پہنچتا ہے کہ اسے ظاہر کرو۔ ورنہ اپنی غلطی کے لیے گورنمنٹ کو متہم کرنا (تہمت لگانا) ناواجب ہے۔ گورنمنٹ کی نیک نیتی اور خیر طلبی تو اس معاملہ میں یہاں تک ہے کہ اس نے خود معززین سے مشورے لئے۔ پھر کارروائی کی۔ مگر چونکہ ہمارا ملک واقعی نیم وحشی اور جاہل ہے۔ اس لئے ان کے ہاتھ میں سوائے غصہ اور بدظنی کے اور کچھ نہیں۔ اپنی غلط کاریوں کا الزام گورنمنٹ پر دیتے ہیں اور ذرہ نہیں سوچتے۔ کاش کہ یہ صدہا انجمنیں جو ہمارے ملک میں پھیل رہی ہیں۔ اس کام کی طرف توجہ کریں اور جہلاء کے دلوں سے بدظنیاں نکالنے کی کوشش کریں تو بنی نوع کی کس قدر بھلائی ہو۔ تم لوگ غفلت کے لحافوں میں پڑے سو رہے ہو اور جن بے آراموں اور تکالیف میں تمہارے ہم جنس مبتلا ہیں، تمہیں ان کی خبر تک نہیں۔ گورنمنٹ جس قدر روپیہ ان مصائب سے نجات دلانے کے لیے اپنی پیاری رعایا کی خاطر صرف کر رہی ہے اگر چندہ کر کے وہ صرف کرنا پڑتا اور یہ حکم ہوتا کہ گاؤں کے لوگ چندہ دیں تو کوئی شخص بھی ایک پیسہ دینے پر راضی نہ ہوتا۔ میں نے بھی ایک دوائی تیار کرنی چاہی ہے، جس کی تیاری میں میں مصروف ہوں۔ اللہ تعالیٰ شیخ رحمت اللہ صاحب کو جزائے خیر دے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے دوصد (۲۰۰) روپیہ اس کارخیر میں دیا ہے۔ میں نے اس مرض کے اسباب کو خوب زیرنظر رکھ لیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس مرض کے کئی حصے ہوتے ہیں، اسلئے طبیب کو مناسب اور لازم ہے کہ وہ ہر حصہ اور سبب کی رعایت کو ملحوظ رکھے۔ ردی غذائیں اور سمی ہوائیں اس مرض کو بہت زیادہ پھیلاتی اور خطر

ناک بنا دیتی ہیں۔ زمین کے نشیبی حصہ سے ایسی سمی ہوائیں تنفس کے ذریعہ یا غذا کے ذریعہ سے انسان کے خون میں سمیت اور عفونت پیدا کر دیتی ہیں۔ آج کل کی تحقیقات میں طاعون کی جڑ کیڑے یا اجرام صغیرہ ثابت ہوئے ہیں۔ میں بھی اس تحقیقات کو پسند کرتا ہوں۔ **(ملفوظات مسیح موعود جلد اص ۲۵۷/۲۵۸)**

''ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ ایک دوا علاج طاعون کے لیے بہ صرف مبلغ دو ہزار پانچ سو روپیہ طیار ہوئی ہے اور ساتھ اس کے ظاہر بدن پر مالش کرنے کے لیے مرہم عیسیٰ بنائی گئی ہے۔ یعنی وہ مرہم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان چوٹوں کے لیے بنائی گئی تھی، جبکہ نا اہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا۔ یہی مبارک مرہم چالیس دن برابر جناب مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی، گویا دوبارہ زندگی ہوئی۔ یہ مرہم طاعون کے لیے بھی نہایت درجہ مفید ہے بلکہ طاعون کی تمام قسموں کے لیے فائدہ مند ہے۔ مناسب ہے کہ جب نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو تو فی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کر دیں کہ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے اور پھنسی یا پھوڑے کو طیار کر کے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے کہ اس کی سمیت دل کیطرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے۔ لیکن کھانے کی دوا جسکا نام ہم نے ''تریاق الٰہی'' رکھا ہے۔ اس کے استعمال کا طریق یہ ہے کہ اول بقدر فلفل گرد کھانا شروع کریں اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جائیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں اور بچوں کے لیے جن کی عمر دس برس سے کم ہے، ایک یا ڈیڑھ رتی تک دی جا سکتی ہے اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لیے جب یہ دوا کھائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں کیساتھ اس کو کھانا چاہیے۔ کیمفر کو ۱۵ قطرہ۔ وائنیم اپی کاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلورا فارم ۱۵ قطرہ۔ عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنی سرس ۵ تولہ۔ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانے کے بعد پی لیں اور یہ خوراک اول حالت میں ہے۔ ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور وائنیم اپی کاک چالیس بوند تک اور سپرٹ کلورا فارم ساٹھ بوند تک اور عرق کیوڑہ بیس تولہ تک اور عرق سرس یعنی سلطان الاشجار پچیس تولہ تک ہر شخص استعمال کر سکتا ہے۔ بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے۔ مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہیے اور اگر تریاق الٰہی میسر نہ آ سکے تو پھر عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس

کر بقدر سات رتی بڑوں کیلئے اور بقدر دو دو رتی چھوٹوں کے لیے گولیاں بنالیں اوراس دوا کیساتھ صبح شام کھاویں۔ حتی المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدر رویں گندی نہ ہونے دیں اور مکان کی اوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو، اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہاں تک ممکن ہو گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلادیں اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہو اور گندھک بھی جلاویں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونا بھی رکھیں اور دروغ عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکا دیں۔''

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۳ جولائی <u>۱۸۹۸ء</u> مطبوعہ ضیاء الاسلام ادیان۔ تعداد ۲۰۰۰۔ محمد اسمٰعیل پریس میں (یہ اشتہار ۲۰/۲۶ کے ایک صفحہ پر ہے)

(مجموعہ رسائل ج ۳ ص ۵۲ تا ۵۴)

طاعون کی جگہ کو چھوڑنا چاہیے:

حکیم محمد حسین صاحب قریشی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لاہور میں اکتوبر کے ماہ میں طاعون کا خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمارے پہلے اصول کو یاد رکھیں کہ جب اردگرد طاعون کا غلبہ ہو یا مکان میں چوہے مریں تو فوراً اس مکان کو چھوڑ دو اور شہر سے باہر کہیں کھلی ہوا میں اپنے لئے جگہ بناؤ، باہر نکل کر بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ پھر ایک ہی جگہ بہت سے آدمی جمع ہو کر وہی صورت خراب ہوا کی پیدا نہ کرلیں جو شہر میں تھی۔ سنت انبیاء یہی ہے کہ ایسی جگہ سے بھاگ جانا چاہیے۔ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ جہاں طاعون ہو اس گھر کو فوراً خالی کر دینا چاہیے اور باہر کھیتوں یا کھلے میدانوں میں چلے جاؤ۔

(ملفوظات جلد ۷ ص ۱۴)

''ایسے مقام پر (طاعون والے علاقہ میں) جانا گناہ ہے۔'' **(ص ۲۷۳ ملفوظات جلد ۳)**

''طاعون قیامت کا نمونہ ہے۔'' **(جلد ا ملفوظات ص ۲۴۵)**

''چنانچہ ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے۔'' **(ملفوظات جلد ۱۰ ص ۲)**

''طاعون بڑا خطرناک عذاب ہے۔'' (جلد۳ص۳۹۵)

''طاعون میں خوف نقصان مال، نقصان جان، تلف ثمرات ہے۔'' (ملفوظات جلد۱ص۲۴۶)

''طاعون کا نام اللہ تعالیٰ نے ''رجز'' رکھا ہے جسکے معنی عذاب اور دوام اور پلیدی اور ناپاکی کے ہیں۔''

(ملفوظات جلد۱ص۲۵۰)

''طاعون ایک عذاب الٰہی ہے۔'' (ملفوظات جلد۴ص۱۷۲/۵۷)

دوستو! آپ نے دیکھ لیا ہے کہ مرزا صاحب ملک میں طاعون پھیلنے کی وجہ سے کتنے پریشان ہیں بھاگے پھرتے ہیں' طاعون سے بچنے کی تدبیریں بتائی جارہی ہیں۔ دوائیاں تیار ہورہی ہیں۔ ہدایتیں دی جا رہی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کرانے پر زور دیا جارہا ہے۔ طاعون زدہ لوگوں سے ہمدردیاں کی جارہی ہیں۔ جن کے دلوں میں ہمدردیاں نہیں ہیں، انہیں یہ کہا جارہا ہے کہ یہ انسان ہی نہیں۔ لوگوں کو طاعون سے بچانے کے سلسلے میں ڈاکٹر مقرر کرنے' دوائیاں مہیا کرنے' رقم روپے خرچ کرنے پر گورنمنٹ کی تعریفیں کی جارہی ہیں۔ گورنمنٹ سے اس سلسلہ میں تعاون کرنے پر لوگوں سے اپیلیں کی جارہی ہیں۔ لیکن دکھ اس بات کا ہے کہ یہ ساری مصیبت مرزا صاحب ہی کی بدولت ہے، نہ مرزا صاحب طاعون پھیلنے کی دعا کرتے اور نہ ملک مصیبت میں پڑتا، طاعون پھیلنے کی دعا کر کے ملک کو مصیبت میں ڈال کے اب مرزا صاحب کو ہمدردیاں سوجھتی ہیں۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ سیالکوٹ کے ایک گاؤں ''بھڈال'' میں ایک بھائی کی اپنے بھائی کیساتھ لڑائی ہوئی تو بھائی کو خوب مارا اور بھائی کے بازو اور ٹانگیں توڑ دیں' بعد میں پریشانی کے عالم میں روتا ہوا آیا اور کہنے لگا بھائی بڑا دکھ ہوا ہے آپ کا یہ حال دیکھ کر۔ اچھا کرائے کی گاڑی کر کے لایا ہوں، چلو آپ کو ہسپتال لے چلوں۔ زخمی بھائی نے کہا لعنت ہے تیرے اوپر اور تیری اس ہمدردی پر۔ یہ ہمدردی ہو رہی ہے یا مجھ سے مذاق ہو رہا ہے۔ اگر یہی بات تھی تو پہلے میری ٹانگیں اور بازو نہ توڑتا۔ مجھے مار پیٹ کے ٹانگیں، بازو توڑ کے اب ہمدردی یاد آ گئی۔

دوستو! اگر یہی بات تھی تو مرزا صاحب پہلے طاعون پھیلنے کی دعا ہی نہ کرتے۔ ملک برباد کرا کے ہزاروں بچے یتیم کرا کے' ہزاروں عورتیں بیوہ کرا کے' ہزاروں مرد رنڈوے کرا کے' ہزاروں گھر ویران کرا کے

اب مرزا صاحب کو ہمدردیاں یاد آئی ہیں۔

دوستو! مرزا صاحب نے کہا ہے'' اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا کہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۵)

دوستو! یہ باہر سے آنے والے طاعون زدہ کا یہ بھی پتہ نہیں کہ قادیانی ہے یا غیر قادیانی' ہندو ہے یا سکھ' یہودی ہے یا عیسائی' جو بھی ہے اچھا ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ جب باہر سے قادیان آنے والا طاعون زدہ اچھا ہو گیا ہے تو قادیان میں رہنے والے کو کیوں طاعون ہو گا اور وہ طاعون سے کیوں مرے گا خواہ کوئی ہو۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن یہ بات غلط ثابت ہوئی ہے' قادیان میں طاعون بڑے زور سے داخل ہو گئی۔

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں' جب قادیان میں طاعون پڑی ہوئی تھی ہم اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نظارہ دیکھ رہے تھے۔ ہمارے گھر کے ادھر اُدھر سے چیخیں آتی تھیں اور ہمارا گھر درمیان میں اس طرح تھا جیسے سمندر میں کشتی ہوتی ہے۔ **(ملفوظات مسیح موعود جلد ۷ ص ۱۷)**

کیوں صاحب! طاعون قادیان میں داخل ہو گئی یا نہ، ہو گئی۔ مرزا صاحب کا یہ کہنا ہے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل طاعون کا زور ہو رہا ہے، مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔

مرزا صاحب کا کہنا کہ جو شخص طاعون زدہ باہر سے آیا وہ بھی اچھا ہو گیا اور اب قادیان میں لوگ اس طرح مر رہے ہیں' جسطرح چوہوں کے بلوں میں پانی داخل ہو جانے سے چوہے مرتے ہیں۔

مرزا صاحب کا مکتوب نواب صاحب کی طرف لکھا ہے۔

مکتوب نمبر ۹۱

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ مدت ہوئی آں مکرم کا کوئی خط

میرے پاس نہیں پہنچا' نہایت تردد اور تفکر ہے' خدا تعالیٰ آفات سے محفوظ رکھے' اس طرف طاعون کا اس قدر زور ہے کہ نمونۂ قیامت ہے۔ **(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص ۳۹)**

دوستو! مرزا جی کا یہ کہنا کہ اس طرف طاعون کا اس قدر زور ہے کہ نمونہ قیامت ہے یہ بات قادیان کی ہو رہی ہے، جسے خدا نے طاعون سے پاک رکھا ہوا تھا۔

مرزا صاحب کا مکتوب نمبر ۳۶ جسے انہوں نے سیٹھ صاحب کو بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی نواب صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

یہ مضمون پڑھ کر عزیزی عبد الرحمان خاں کو پھر بخار ہو گیا ہے۔ نہایت قلق ہوا۔ خدائے تعالیٰ شفا بخشے۔ اب میں حیران ہوں کہ اس وقت جلد آنے کی نسبت کیا رائے دوں' پھر دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے' اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے۔ ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کب تک یہ ابتلا دور ہو۔ لوگ سخت ہراساں ہو رہے ہیں' زندگی کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ ہر طرف چیخوں اور نعروں کی آواز آتی رہتی ہے' قیامت برپا ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۴ ص ۱۱۲)

مکتوب نمبر ۵۳ ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ قادیان میں تیزی سے طاعون شروع ہو گئی ہے۔ آج میاں محمد افضل ایڈیٹر اخبار البدر کا لڑکا جاں بلب ہے۔ نمونیا پلیگ ہے۔ آخری دم معلوم ہوتا ہے۔ ہر طرف آہ وزاری ہے۔ خدائے تعالیٰ فضل کرے۔ ایسی صورت میں میرے نزدیک بہت مناسب ہے کہ آپ آخیر اپریل ۱۹۰۵ء تک

ہر گز تشریف نہ لاویں۔ دنیا پر ایک تلوار چل رہی ہے۔ خدائے تعالیٰ رحم فرماوے۔ باقی خدائے تعالیٰ کے فضل سے سب خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ (مکتوبات احمدیہ ج ۵ نمبر ۴ ص ۱۳۱)

یوں صاحب مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ "قادیان طاعون سے پاک ہے باہر کا طاعون زدہ قادیان میں داخل ہوگیا تو اچھا ہوگیا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۶)

اب یہ حال ہے کہ آج میاں محمد افضل ایڈیٹر اخبار البدر کا لڑکا جاں بلب ہے۔ قادیان میں طاعون تیزی پر ہے۔ ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے۔

ابھی تو اللہ تعالیٰ نے قادیان کو طاعون سے پاک رکھا ہوا ہے اگر قادیان طاعون سے پاک نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا۔

دوستو! اب قادیانی جماعت کو طاعون نے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ طاعون سے مرنے والوں کو اس ڈر سے کہ کہیں ہمیں طاعون نہ ہو جائے غسل دینے اور کفنانے اور دفنانے کے لیے کوئی تیار نہیں ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کو اس سلسلے میں تقریر کرنی پڑی اور مرزا صاحب نے اللہ سے رورو کے دعا کی کہ اے اللہ ہماری جماعت سے طاعون اٹھا لے

مرزا صاحب نے کہا

"میں صرف اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری اس جماعت کو ایک قسم کا دھوکہ لگا ہوا ہے۔ شاید اچھی طرح میری باتوں پر غور نہیں کی اور وہ غلطی اور دھوکہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہماری جماعت میں سے طاعون سے فوت ہو جاوے تو اس قدر بے رحمی اور سرد مہری (بے مروتی) سے پیش آتے ہیں کہ جنازہ اٹھانے والا بھی نہیں ملتا۔ درحقیقت جیسا کہ قاضی امیر حسین صاحب نے لکھا ہے یہ مصیبت تو ماتم سے بھی بڑھ کر ہے۔ یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر (بات) ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسے مسافر اپنے گھروں میں ہوتے تو وہ جو خارج از مذہب سمجھتے ہیں اور کافر کہتے ہیں ان

میں بھی اس قسم کی سرد مہری نہ ہوتی۔ لیکن یہ سرد مہری کیوں ہوتی ہے؟ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھا جاتا افراط اور تفریط کا، اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جاوے؟ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ پکار فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے، ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقعہ پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے۔

پس اس طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے، یہی اخوت اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کیوجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضا و قدر سے اسے ماتم پیش آ جاوے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ انکو چھوڑ کر چلے جاویں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے۔ ہاں جس قدر تجارب (تجربوں) سے معلوم ہوتا ہے اس کے لیے بھی نصِ قرانی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو۔ وہاں احتیاط کرے، لیکن اس کے بھی یہ معنی نہیں کہ ہمدردی ہی چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس قدر بعد (دوری) اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اس کے ساتھ ساری جماعت کی ذلت ہو۔ آئندہ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہیے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں بھائی بنا دیا ہے تو پھر نفرت اور بعد (دوری) کیوں ہے؟''

اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہ لے گا اور اس طرح پر اخوت کے حقوق تلف (ختم) ہو جائیں گے۔

خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔ یہ خوب یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدتعالیٰ کیساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنا لے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پروانہیں کرتا خواہ وہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں' وہ پرہیز نہیں کرتے؟ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا' وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کچھ چیز نہیں' جب تک خدا تعالیٰ کیساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس آئندہ کیلئے یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب ہو گیا ہے' کب تک جاری رہے' لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا' جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔'' ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ استغفار بھی کرتے ہیں۔ پھر کیوں مصائب اور ابتلا آ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے' یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیے' اگر تولہ کے بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہو گا اور اگر روٹی کے بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو گا؟ اور پانی کے پیالے کے بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں' وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔ پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہو گا۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور

ہمدردی نہ اٹھ جاوے اور اس کے ساتھ ہی خداتعالیٰ کیساتھ سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز وتکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات خیرات کی طرح ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق حق العباد کا ہے جو فرض ہے۔ جیسے خداتعالیٰ نے صوم وصلوۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس نے بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جاوے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو یہ بڑی غلطی ہے۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقعہ پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاوے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پاویں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جاوے لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ من قتل نفسا بغیر نفس اوفساد الآیۃ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کیساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گزرے ہیں جو دین کے لیے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جاوے۔ خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملاں ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا ہے اور انہیں کچھ اثر نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔

وبائی ایام میں اتنا لحاظ رہے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے لیکن زور وشور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی لیکن قضا وقدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کیساتھ ہیں۔

ایمان کو مضبوط کرو۔ قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لیے نہیں ہے۔ ایسا پرہیز اور بعد جو ظاہر ہوا ہے وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے۔ ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوتے ہیں۔

یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اس لئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا یعنی جس کے واقعہ ہو جاوے اس کیساتھ بھی اور جو بچے ہوتے ہیں ان کے ساتھ بھی۔

افسوس ہے میں خود نہیں آسکا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عصر کے بعد مجھے چکر آتا ہے اور مجھے خبر تک نہیں ہوئی جب تک انہوں نے نہیں لکھا۔ بہر حال باہم ہمدردی ہو اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے۔ آمین

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ صفحہ ۲ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء) و (بدر جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۱ و ۲ مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۵ء)

(ملفوظات ۷ ص ۳۴۹ تا ص ۳۵۳)

مرزا صاحب نے کہا تھا کہ "جب قادیان میں ہم اللہ کی قدرت کا عجیب نظارہ دیکھ رہے تھے ہمارے گھر کے اردگرد سے چیخیں آتی تھیں اور ہمارا گھر درمیان میں اسطرح تھا جیسے سمندر میں کشتی ہوتی ہے۔"

لیجئے صاحب اب مرزا صاحب کے گھر کی چار دیواری میں طاعون داخل ہوگیا اور مرزا صاحب کو اپنی جماعت کیساتھ گھر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ قادیاں سے باہر باغ میں جا ڈیرہ لگایا۔ مرزا صاحب سیٹھ صاحب کے خط کے جواب میں لکھتے ہیں۔

مکتوب نمبر ۹۳:

مخدومی و مکرمی سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ بدریافت خیر و عافیت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ اس جگہ بھی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ میں اس وقت تک معہ اپنی جماعت کے باغ میں ہوں۔ اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں ہے لیکن میں اس خیال سے کہ جو زلزلہ کی نسبت

مجھے اطلاع دی گئی ہے اس کی نسبت میں توجہ کر رہا ہوں۔ اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ جلد تر آنے والا ہے تو اس واقعہ کے ظہور کے بعد قادیان میں جاؤں۔ اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ کچھ دیر کے بعد آنیوالا ہے تو پھر قادیان میں چلے جائیں۔ بہر حال دس یا پندرہ جون تک انشاء اللہ میں اسی جگہ باغ میں ہوں' آپ تشریف لے آویں انشاء اللہ اس جگہ کوئی تکلیف نہ ہوگی اور آنے سے پہلے مجھے اطلاع دیں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد (۱۲ مئی ۱۹۰۵ء)

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اص ۳۹)

دوستو! مرزا صاحب کے ان کلمات پر غور کریں کہ میں اس وقت تک مع اپنی جماعت کے باغ میں ہو ں' اگر چہ اب قادیان میں طاعون نہیں۔ سوال یہ ہے کہ قادیان اور قادیان والے گھر کی چار دیواری کو چھوڑ کر مرزا جی باغ میں کیوں آئے تھے' ظاہر ہے کہ جب قادیاں کی بستی میں طاعون کا زور ہوا تو گھر کی چار دیواری میں بیٹھ گئے۔ جب چار دیواری میں طاعون پہنچا تو بھاگ کر باغ میں پناہ لی اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں

بڑے زور سے خدا تعالیٰ کیطرف سے پیش گوئی ہے وہ یہ کہ خدا ''میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور یعنی مرزا صاحب کے سامنے تکبر نہیں کرتے۔ بلائے' طاعون سے نجات دیگا۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہوگا' وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ خدا نے مجھ پر وحی کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دست کش ہو کر پورے اخلاص سے اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اس کے مامور یعنی مرزا صاحب کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خودسر اور خود پسند نہ ہو۔ **(روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۲ کشتی نوح ص ۲)**

دوستو! اسطرح کی عبارتیں مرزا صاحب نے اپنی کئی کتابوں میں تحریر کی ہیں۔

دوستو! برا نہ منانا جو کچھ میں لکھ رہا ہوں' توجہ سے پڑھیں اور صرف پڑھیں ہی نہیں بلکہ اچھی طرح غور

وغوض کریں، سوچیں انشاء اللہ تعالیٰ درست نتیجہ پر پہنچیں گے۔ مرزا صاحب کی باتیں ربڑ کے تسمہ کی مانند ہوتی ہیں۔ کھینچ کر جدھر سے ملانا ہو ملا لیں۔ مرزا جی کی عبارت کہ جو میرے گھر کی چار دیواری میں داخل ہو گا وہ بلائے طاعون سے محفوظ رہے گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دست کش ہو کر لفظ خود پسند نہ ہو تک ایک دفعہ پھر مطالعہ کریں۔ یہ شرائط مرزا صاحب نے کیوں لگائی ہیں۔ سنیے! اس واسطے کہ اگر کوئی چار دیواری میں رہ کر طاعون سے ہلاک ہو جائے لوگ یہ کہنا شروع کر دیں کہ لو جی مرزا صاحب نے تو کہا تھا کہ اللہ نے مجھے وحی کی ہے کہ جو چار دیواری میں آ گیا وہ نہیں مرے گا۔ دیکھو چار دیواری میں رہ کر بھی طاعون سے مر گیا ہے تو میں کہوں گا' وہ مخلص نہیں تھا۔ کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ بشرطیکہ وہ ایسا نہ ہو' وہ تو ایسا تھا' ایسا ایسا تھا۔

دوستو! صحیح بات تو یہ ہے کہ طاعون سے کسی قادیانی کو نہ مرنا چاہیے' اس واسطے کہ مرزا صاحب نے نقارے کی چوٹ بانگ دہل کہا میں نے مخالفوں پر طاعون پڑنے کی دعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں۔ بلکہ ایسا مخالف جو مرزا صاحب کی موجودگی میں ہے اور مرزا صاحب کے مرنے کے بعد اس نے مرزائیت قبول کرنی تھی۔ وہ بھی طاعون سے نہ مرے۔ کیوں کہ مرزا صاحب نے طاعون پڑنے کی دعا ان مخالفوں کے واسطے کی تھی' جن کی قسمت میں ہدایت یعنی قادیانیت نہ تھی۔ جو قادیانی ہوں یا وہ غیر قادیانی جن کی قسمت میں آگے چل کر ہدایت یعنی قادیانی ہونا لکھا ہے' وہ کہیں بھی ہوں گھر کی چار دیواری میں ہوں یا چار دیواری سے باہر' قادیان میں ہوں یا امرتسر' لاہور' لدھیانہ' جالندھر۔ خلاصہ یہ کہ دنیا کے کسی کونے میں ہوں انہیں طاعون سے نہ مرنا چاہیے۔ کیونکہ طاعون سے مرنے کی دعا مرزا صاحب نے ان مخالفوں کے واسطے کی تھی جن کی قسمت میں قادیانی ہونا نہیں لکھا۔ مرزا جی کا یہ کہنا کہ مجھے وحی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' میں ایسے شخص کو طاعون سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہو گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص سے اور اطاعت اور انکساری سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اسکے ماموریعنی مرزا جی کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو۔ یہ ساری شرطیں جنہیں مرزا جی نے گن کر سنوائی ہیں۔ یہ سب فضول گنوائی اور سنوائی ہیں۔

ظاہر ہے کہ جو آدمی مرزا جی کے گھر کی چار دیواری میں صرف طاعون سے بچنے کی غرض سے داخل ہوا

ہے وہ ان ساری باتوں سے تائب ہو کر ہی آئیگا اور یہ بھی کہ جس نے یہ شرائط نہیں مانیں وہ کیوں مرزا صاحب کی چاردیواری میں آئیگا۔ کیا مولنا محمد حسین بٹالوی، مولنا کرم دین جہلمی، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، مولنا ثناء اللہ مرحوم، پیر مہر علی مرحوم، شیخ الکل مولنا نذیر حسین دھلوی، مولنا رشید احمد گنگوہی، شیخ الہند مولنا محمود الحسن، مولنا انور شاہ کشمیری یا دوسرے علماء اور شیوخ رحم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کوئی آیا تھا؟ نہیں کوئی نہیں آیا اور ان میں سے سچ مچ طاعون سے مرا بھی کوئی نہیں اور مرزا صاحب کے بڑے بڑے دشمنوں میں سے یہ سب سے بڑے دشمن تھے۔

دوستو! مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لیے میں نے دعا کی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں یعنی جنھوں نے قادیانی نہیں ہونا، سو اس دعا سے کئی سال بعد اس ملک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گزر گئے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳۵)

فرمایئے! طاعون تو مخالفوں کے مارنے کے واسطے آئی تھی اور مر رہے ہیں مرزائی جو خاص اپنے ہیں۔

دوستو! مرزا صاحب نے اپنے بڑے بڑے سخت مخالفوں دشمنوں کی فہرست ''انجام آتھم'' میں دی ہے۔ جو حسب ذیل ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اب ہم ان مولوی صاحبوں کے نام ذیل میں لکھتے ہیں جن میں سے بعض تو اس عاجز کو کافر بھی کہتے ہیں اور مفتری بھی اور بعض کافر کہنے سے تو سکوت کرتے ہیں۔ مگر مفتری اور کذاب اور دجال نام رکھتے ہیں۔ بہر حال یہ تمام مکفرین اور مکذبین (کفر کرنے والے اور جھٹلانے والے) مباہلہ کے لیے بلائے گئے ہیں اور ان کیساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہیں جو مکفر یا مکذب ہیں اور در حقیقت ہر ایک شخص جو باخدا اور صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنے سے کراہت رکھتا ہے وہ مکذبین میں داخل ہے۔ کیونکہ اگر مکذب نہ ہوتا تو ایسے شخص کے ظہور کے وقت جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ اس کی مدد کرو اور اس کو میرا اسلام پہنچاؤ اور اس کے مخلصین میں داخل ہو جاؤ تو ضرور اس کی جماعت میں داخل ہو جاتا اور صاف باطن فقراء کے لیے یہ موقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر اور ہر یک کدورت سے الگ ہو کر اور کمال

تضرع اور ابتہال سے اس پاک جناب میں توجہ کر کے اس راز سر بستہ کا اسی کے کشف اور الہام سے انکشاف چاہیں اور جب خدا کے فضل سے انہیں معلوم کرایا جائے تو پھر جیسا کہ ان کی اتقاء کی شان کے لائق ہے محبت اور اخلاص اور کامل رجوع سے ثواب آخرت حاصل کریں اور سچائی کی گواہی کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ مولویان خشک بہت سے حجابوں میں ہیں کیونکہ ان کے اندر کوئی سماوی روشنی نہیں، لیکن جو لوگ حضرت احمدیت سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں اور تزکیہ نفس سے انانیت کی تاریکیوں سے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ خدا کے فضل سے قریب ہیں۔ اگر چہ بہت تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں مگر یہ امت مرحومہ ان سے خالی نہیں۔

وہ لوگ جو مباہلہ کے لیے مخاطب کئے گئے ہیں یہ ہیں۔

۱) مولوی نذیر حسین دہلوی
۲) شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ
۳) مولوی عبدالحمید دہلوی مہتمم مطبع انصاری
۴) مولوی رشید احمد گنگوہی
۵) مولوی عبدالحق دہلوی مؤلف تفسیر حقانی
۶) مولوی عبدالعزیز لدھیانوی
۷) مولوی محمد لدھیانوی
۸) مولوی محمد حسن رئیس لدھیانہ
۹) سعد اللہ نو مسلم مدرس لدھیانہ
۱۰) مولوی احمد اللہ امرتسری
۱۱) مولوی ثناء اللہ امرتسری
۱۲) مولوی غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری
۱۳) مولوی عبدالجبار غزنوی
۱۴) مولوی عبدالواحد غزنوی

۱۵) مولوی عبدالحق غزنوی

۱۶) محمد علی بوپڑی واعظ

۱۷) مولوی غلام دستگیر قصور ضلع لاہور

۱۸) مولوی عبداللہ ٹونکی

۱۹) مولوی اصغر علی لاہور

۲۰) حافظ عبدالمنان وزیرآباد

۲۱) مولوی محمد بشیر بھوپالی

۲۲) شیخ حسین عرب یمانی

۲۳) مولوی محمد ابراہیم آرہ

۲۴) مولوی محمد حسن مؤلف تفسیر امروہہ

۲۵) مولوی احتشام الدین مرادآباد

۲۶) مولوی محمد اسحاق اجراوری

۲۷) مولوی عین القضاۃ صاحب لکھنو فرنگی محل

۲۸) مولوی محمد فاروق کانپور

۲۹) مولوی عبدالوہاب کانپور

۳۰) مولوی سعیدالدین کانپور رامپوری

۳۱) مولوی حافظ محمد رمضان بشوری

۳۲) مولوی دلدار علی الور مسجد دائرہ

۳۳) مولوی محمد رحیم اللہ مدرس مدرسہ اکبرآباد

۳۴) مولوی ابوالانوار نواب محمد رستم علی خان چشتی

۳۵) مولوی ابوالمویدامروہی مالک رسالہ مظہرالاسلام اجمیر

۳۶) مولوی محمد حسین کوئلہ والا، دہلی

۳۷) مولوی احمد حسن صاحب شوکت مالک اخبار شحنہ ہند میرٹھ

۳۸) مولوی نذیر حسین ولد امیر علی انبیٹھ ضلع سہارنپور

۳۹) مولوی احمد علی صاحب سہارنپور

۴۰) مولوی عبدالعزیز دینا نگر ضلع گوادا سپور

۴۱) قاضی عبدالاحد خان پور ضلع راولپنڈی

۴۲) مولوی احمد رامپور ضلع سہارنپور محلّہ محل

۴۳) مولوی محمد شفیع رامپور ضلع سہارنپور

۴۴) مولوی فقیر اللہ مدرس مدرسہ نصرت الاسلام واقع لال مسجد بنگلور

۴۵) مولوی محمد امین صاحب بنگلور

۴۶) مولوی قاضی حاجی شاہ عبدالقدوس صاحب پیش امام جامع مسجد بنگلور

۴۷) مولوی عبدالغفار صاحب فرزند قاضی شاہ عبدالقدوس صاحب بنگلور

۴۸) مولوی محمد ابرہیم صاحب ویلوری حال مقیم بنگلور

۴۹) مولوی عبدالقادر صاحب پیارم پیٹی پیارم ساکن پیت علاقہ بنگلور

۵۰) مولوی محمد عباس صاحب ساکن دانمباری علاقہ بنگلور

۵۱) مولوی گل حسن شاہ صاحب میرٹھ

۵۲) مولوی امیر علی شاہ صاحب اجمیر

۵۳) مولوی احمد حسن صاحب کنجپوری حال دہلی خاص جامع مسجد

۵۴) مولوی محمد عمر صاحب دہلی فراشخانہ

۵۵) مولوی مستعان شاہ صاحب سانبھر علاقہ جے پور

۵۶) مولوی حفیظ الدین صاحب دوجانہ ضلع رہتک

۵۷) مولوی فضل کریم صاحب نیازی غازیپور زمینا

۵۸) مولوی حاجی عابد حسین صاحب دیوبند

اور سجادہ نشینوں کے نام یہ ہیں

۱) غلام نظام الدین صاحب سجادہ نشین نیاز احمد صاحب بریلی

۲) میاں الہ بخش صاحب سجادہ نشین سلیمان صاحب تونسوی سنگھڑی

۳) سجادہ نشین صاحب شیخ نور احمد صاحب مہاز انوالہ

۴) میاں غلام فرید صاحب چشتی چاچڑاں علاقہ بہاولپور

۵) التفات احمد شاہ صاحب سجادہ نشین ردولے

۶) مستان شاہ صاحب کابلی

۷) محمد قاسم صاحب سجادہ نشین شاہ معین الدین شاہ خاموش حیدرآباد دکن

۸) محمد حسین صاحب گدی نشین شیخ عبد القدوس صاحب گنگوہی

۹) گدی نشین اوچہ شاہ جلال الدین صاحب بخاری

۱۰) ظہور الحسین صاحب گدی نشین بٹالہ ضلع گورداسپور

۱۱) صادق علی شاہ صاحب گدی نشین رتر چھتر ضلع گورداسپور

۱۲) سید صوفی جان صاحب مراد آبادی صابری چشتی

۱۳) مہر شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی

۱۴) مولوی قاضی سلطان محمود صاحب آی اعوان والہ پنجاب

۱۵) حیدر شاہ صاحب جلال پور کنکیاں والہ

۱۶) توکل شاہ صاحب انبالہ

۱۷) مولوی عبد اللہ صاحب تلونڈی والہ

۱۸) محمد امین صاحب چکوتری علاقہ گجرات پنجاب

۱۹) مولوی عبدالغنی صاحب جانشین قاضی اسمٰعیل صاحب مرحوم بنگلور

۲۰) مولوی ولی النبی شاہ صاحب نقشبند رامپور درالریاست

۲۱) حاجی وارث علی شاہ صاحب مقام دیوا ضلع لکھنؤ

۲۲) میر امداد علی شاہ صاحب سجادہ نشین شاہ ابوالعلی نقشبند

۲۳) سید حسین شاہ صاحب مودودی دہلی

۲۴) عبداللطیف شاہ صاحب خلف حاجی نجم الدین شاہ صاحب چشتی جودھپور

۲۵) قطب علی شاہ صاحب دیوگڈھ علاقہ اودے پور میواڑ

۲۶) میرزا بادل شاہ صاحب بدایونی

۲۷) مولوی عبدالوہاب صاحب جانشین عبدالرزاق صاحب لکھنؤ فرنگی محل

۲۸) علی حسین صاحب کچھوچھا ضلع فقیر آباد

۲۹) شیخ غلام محی الدین صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور

۳۰) حافظ صابر علی صاحب رامپور ضلع سہارنپور

۳۱) امیر حسن صاحب خلف پیر عبداللہ صاحب دہلی

۳۲) منور شاہ صاحب فاضل پور ضلع گوڑگانواں قریب دہلی

۳۳) محمد معصوم شاہ صاحب نبیرہ شاہ ابوسعید صاحب رامپور دارالریاست

۳۴) بدرالدین شاہ صاحب سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ

۳۵) شاہ اشرف صاحب سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ

۳۶) مظہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین لوادا ضلع پٹنہ

۳۷) رفاقت حسین شاہ صاحب سجادہ نشن لوادا

۳۸) نثار علی شاہ صاحب الور دارالریاست

۳۹) وزیرالدین شاہ صاحب سجادہ نشین مخدوم صاحب الور

۴۰) مولوی سلام الدین شاہ صاحب نہم ضلع رہتک

۴۱) غلام حسین خاں شاہ صاحب ٹھانوی ضلع حصار

۴۲) سید اصغر علی شاہ صاحب نیازی اکبر آباد

۴۳) واجد علی شاہ صاحب فیروز آباد ضلع اکبر آباد

۴۴) سید احمد شاہ صاحب ہردوئی ضلع لکھنؤ

۴۵) مقصود علی شاہ صاحب شاہجہان پور

۴۶) مولوی نظام الدین چشتی صابری جھجر

۴۷) مولوی محمد کامل شاہ اعظم گڈھ ضلع خاص

۴۸) محمود شاہ صاحب سجادہ نشین بہار ضلع خاص

ان تمام حضرات کی خدمت میں یہ رسالہ پیکٹ کر کے بھیجا جاتا ہے لیکن اگر اتفاقاً کسی صاحب کو نہ پہنچا ہو تو وہ اطلاع دیں تا کہ دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھیجا جائے۔

(روحانی خزائن ج ۱۱ص ۶۹ تا ۷۲)

راقم میرزا غلام احمد از قادیان (۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء)

دوستو! ان میں سے سوائے چند کے جن کی گنتی ۱۰۶ تک پہنچتی ہے کوئی نہیں مرا اور یہ وہ دشمن ہیں جو طاعون پھیلنے سے پہلے بھی تھے۔ طاعون کے زمانہ میں بھی زندہ موجود تھے اور طاعون گزر جانے اور مرزا صاحب کے مر جانے کے بعد بھی زندہ دندناتے رہے اور قادیانی اتنے مرے کہ مرزا صاحب کو رو رو کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی پڑی۔ ''اے اللہ ہماری جماعت سے طاعون اٹھا۔''

مرزا جی سے جب یہ پوچھا گیا کہ یہ قادیانی' مرزائی کیوں مر رہے ہیں' تو جواب دیا کہ نبی کریم علیہ السلام نے جنگ کا عذاب کفار کے لیے مانگا تھا۔ جنگ لگی۔ کیا جنگ میں صحابہ شہید نہیں ہوئے تھے۔ سبحان اللہ قادیانیو! کیا ہی عمدہ جواب ہے۔ کونسی حدیث شریف ہے' ذرا ثبوت پیش کریں کیا کہیں یہ الفاظ ملتے ہیں'

''اللھم انزل علی الکفرین عذاب القتال''

''اے اللہ کفار پر عذاب جنگ بھیج''

یا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو،

''انا انزلنا علی الکفار عذاب القتال''

''ہم نے کفار پر عذاب جنگ نازل کیا''

دوستو! پہلے انبیاء علیہم السلام کی قوموں پر عذاب آتے رہے۔ نوح علیہ السلام کی قوم پر سیلاب کا عذاب نازل ہوا۔ ساری قوم پانی میں غرق ہوگئی۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم پر زلزلہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'

''فاخذتھم الرجفة '' (الاعراف ۷۸)

''قوم صالح کو زلزلہ نے پکڑا''

قوم لوط پر پتھروں کی بارش برسی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'

''وامطرنا علیھم حجارة'' (الحجر ۷۴)

''ہم نے قوم لوط پر پتھروں کی بارش برسائی''

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کو خوفناک آواز نے پکڑا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'

''واخذت الذین ظلموا الصیحة'' (ھود ۹۴)

''شعیب علیہ السلام کی قوم کو دردناک آواز نے پکڑا''

دوستو! یونہی مختلف قوموں پر مختلف عذاب آئے' فرعون اور اسکا لشکر سمندر میں غرق ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'

''واغرقنا ال فرعون'' (الانفال ۵۴)

''اور ہم نے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا''

یونہی کہیں حدیث شریف میں یا کہیں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے'

''انا انزلنا علی قوم محمد عذاب القتال''

''ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم پر جنگ کا عذاب نازل کیا''

اگر قرآن شریف میں ہے تو قرآن شریف سے دکھاؤ۔ قرآن شریف میں نہیں تو حدیث شریف سے دکھاؤ، لیکن قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

دوستو! مرزا صاحب کہتے ہیں

میں نے لکھا ہے یہ ہے کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لیے میں نے دعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں سو اس دعا سے کئی سال بعد اس ملک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گذر گئے اور وہ دعا یہ تھی

وخذ ربّ من عادی الصلاح ومفسدا
ونزل علیہ الرجز حقا ودمّر
وفرج کروبی یا کریمی ونجّنی
ومزق خصیمی یا الٰھیٰ وعفّر

ترجمہ: اے میرے خدا جو شخص نیک راہ اور نیک کام کا دشمن ہے اور فساد کرتا ہے اسکو پکڑ اور اس پر طاعون کا عذاب نازل کر اور اس کو ہلاک کر دے اور میری بیقراریاں دور کر اور مجھے غموں سے نجات دے۔ اے میرے کریم! اور میرے دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور خاک میں ملا دے۔

دوستو! جس طرح مرزا صاحب نے مخالفوں پر طاعون پڑنے کی دعا کی ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام نے کہا ہے۔ اے اللہ میرے دشمنوں پر جنگ کا عذاب بھیج۔ جنگیں ہمیشہ لگتی رہتی ہیں۔ ایک ملک والوں کی دوسرے ملک والون سے ایک گروہ کی دوسرے گروہ سے نبی کریم علیہ السلام سے پہلے خود کفار کی آپس میں جنگیں ہوئیں۔ کبھی کوئی گروہ غالب آ گیا، کبھی کوئی گروہ دونوں طرف سے آدمی مرتے رہتے ہیں۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ کفار کے ستر آدمی جہنم رسید ہوئے۔ مسلمانوں میں سے صرف چودہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے۔ جنگ احد میں ستر صحابہ رضی اللہ عنھم شہید ہوئے اور کفار کے صرف ۲۳ آدمی جہنم رسید ہوئے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسلمان ہونے سے پہلے جب نجاشی بادشاہ سے

ملے' گفتگو میں نجاشی نے ابوسفیان سے پوچھا' تمہاری محمد سے جنگیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ ابوسفیان نے کہا ہوتی رہتی ہیں۔ نجاشی نے کہا نتیجہ کیا نکلتا رہا' ابوسفیان نے کہا،

"ینال منا وننال منه"

کبھی وہ جنگ جیت گئے' ہم ہار گئے اور کبھی ہم جیت گئے وہ ہار گئے۔

نجاشی نے کہا جنگوں میں ایسا ہی ہوتا رہتا ہے' لوگوں نے کہا مرزا صاحب آپ نے طاعون مخالفوں پر پڑنے کے لیے مانگا تھا اور مرتے قادیانی بھی رہے ہیں۔ جواب کیا دیا' سنیے!

یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو طاعون نہ ہوگا۔

(ملفوظات جلد۳ ص ۲۴۵ جلد۴ ص ۶۷)

کیوں جی! آپ کیوں نہیں کہہ سکتے کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو طاعون نہ ہوگا۔ آپ نے طاعون مخالفوں پر پڑنے کے واسطے مانگی تھی یا اپنی جماعت کی ہلاکت کے واسطے۔

مرزا صاحب کہتے ہیں' بعض صحابہ کو بھی طاعون ہوگئی تھی۔ **(ملفوظات جلد۳ ص ۲۴۵)**

"انا لله وانا اليه راجعون"

کیا نبی کریم علیہ السلام نے کفار کے لیے طاعون مانگی تھی اور پھر صحابہ بھی مخالفوں کے واسطے مانگی ہوئی طاعون سے مرے ہوں' اسکا ثبوت دیں' ہے کسی حدیث شریف میں۔

چاہیے تو یہ کہ جس غیر قادیانی نے کبھی مرزائی ہو جانا ہے' خواہ مرزا صاحب کی زندگی میں یا مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کے بعد وہ بھی طاعون سے نہ مرے۔ اس واسطے کہ مرزا صاحب نے طاعون ان مخالفوں کے واسطے مانگی تھی' جن کی قسمت میں ہدایت نہ تھی اور اس نے تو آگے چل کر ہدایت یافتہ یعنی مرزائی ہونا ہے۔ یہ کیوں طاعون سے مرے۔ لیکن ظلم تو یہ ہے کہ طاعون سے وہ قادیانی بھی مر رہے ہیں جو عرصہ دراز سے مرزائی ہو چکے ہیں۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں'

طاعون کی قسموں سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جسکا نام طاعون جارف ہے یعنی جھاڑو دینے

والی جس سے لوگ جا بجا بھاگتے ہیں اور کتوں کی طرح مرتے ہیں۔ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا یعنی یہ کہ کچھ حرج نہیں کہ انسان برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے' جو بربادی بخش نہ ہو اور راور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔ دوستو! یہ مذکورہ بالا عبارت مرزا صاحب نے صرف ایک جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ تحریر کی ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ص ۲۲۵/۳۸۷' دافع البلاء ص ۹)

دوستو! مرزا جی کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو میں قادیاں کو بھی ہلاک کر دیتا' ہاں کوئی چھوٹا سا حادثہ جو انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ میں کہتا ہوں کیوں کوئی حرج نہیں سلسلہ کی عزت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ نہ چھوٹی واردات ہو نہ بڑی۔ کیا اللہ تعالیٰ بڑی واردات پر قابو پا سکتا ہے اور چھوٹی واردات پر قابو پانا اللہ تعالیٰ کے بس میں نہیں ہے' عزت کا لحاظ تو یہ ہے کہ قادیان میں چوہا بھی نہ مرے۔

دوستو! یہ ایک چور دروازہ ہے جو مرزا صاحب نے کھولا ہے خوب جان لو بقول مرزا جی اور تمہارے قادیان میں وہ طاعون نہیں آئیگا کہ لوگ جا بجا بھاگتے پھریں اور کتوں کی طرح مریں اور قادیاں کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ ہاں اس شہر کا پتہ دیجئے۔ جس شہر کے لوگ جا بجا ادھر ادھر بھاگتے پھرے اور کتوں کی طرح مرتے رہے ہوں اور اس شہر کا نام و نشان نہ رہا ہو اور لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہوں کہ کہاں ہے وہ شہر کسی ایک شہر کا نام تو بتا دیں کہ اس کا نام و نشان نہیں رہا۔ کیا جالندھر مٹ گیا ہے' لدھیانہ مٹ گیا ہے' فیروز پور مٹ گیا ہے' قصور مٹ گیا ہے' راولپور مٹ گیا ہے' گولڑہ مٹ گیا ہے' شرقپور مٹ گیا ہے' سیالکوٹ مٹ گیا ہے' پسرور مٹ گیا ہے' ڈسکہ مٹ گیا ہے' احمد پور مٹ گیا ہے' جھنگ مٹ گیا ہے۔

دوستو! مرزا جی کا کہنا ہے کہ (جس طرح مکہ والوں نے مسلمانوں کو تنگ کیا تھا اسی طرح) ہمارے لئے امرتسر مکہ کی طرح ہو رہا ہے' گندے اشتہار وہاں ہی سے شائع ہوتے ہیں' ابوجہل کے اخوان و انصار وہاں موجود ہیں۔ **(ملفوظات جلد ۳ص ۴۲۰)**

یہ بیان مرزا صاحب کا ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء کا ہے جبکہ پنجاب میں طاعون کا زور تھا اور سب سے زیادہ اور بڑے سے بڑے مخالف خاص کر مولانا ثناء اللہ امرتسری اسی امرتسر ہی میں رہ رہے تھے' نہ امرتسر دنیا سے مٹا نہ مولانا ثناء اللہ طاعون سے مرے۔

دوستو! مرزا صاحب کا کہنا ہے'' پنجاب میں طاعون کا حملہ بہت بڑھ کر ہے' پنجاب پر طاعون کا حملہ کیوں ہو رہا ہے' ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے یہاں ایک سلسلہ قائم کیا ہے تو اول المکذ بین یعنی سب سے پہلے مخالفت کرنے والے یہی لوگ ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۳ ص ۴۱۹)

دوستو! سارے پنجابی اور پنجاب کے شہر تو صفحۂ ہستی سے کیا مٹیں گے' مرزا صاحب کے مانگے ہوئے طاعون سے امرتسر اور مولانا ثناء اللہ امرتسری نہ مٹ سکے۔ گولڑہ اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی نہ مٹ سکے۔ بٹالہ اور محمد حسین بٹالوی نہ مٹ سکے۔ پٹیالہ اور عبدالحکیم پٹیالوی نہ مٹ سکے۔

دوستو! یہ چاروں مرزا صاحب کے پوری دنیا میں سب سے بڑے مخالف ہیں' مرزا جی کی کتابوں کا مطالعہ کریں' جا بجا ان کا ذکر ملے گا' مرزا صاحب ساری زندگی انکا رونا روتے رہے۔

مرزا صاحب سے لوگوں نے کہا یہ قادیانی کیوں مر رہے ہیں؟

مرزا صاحب نے جواب دیا'

''اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اور میری جماعت کی اس ذلت کی موت سے حفاظت فرماوے گا' مگر رسمی مسلمان یا رسمی بیعت کرنے والے کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۱۰)

پھر فرماتے ہیں'

''اگر ہماری جماعت میں کوئی موت طاعون کی ہو تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ اس میں کوئی نوع غفلت کی تھی۔''

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۱۱)

دوستو! مخالفوں پر طاعون پڑنے کی جب مرزا صاحب دعا مانگ رہے تھے تو اس طرح مانگی تھی۔ اے

اللہ! میرے مخالفوں پر اور ایسے قادیانی جو دل کے کھوٹے رسمی بیعت کرنے والے جن میں کوئی نوع غفلت کی ہو ان سب پر طاعون کا عذاب بھیج یا صرف مخالفوں پر۔

دوستو! مرزا صاحب نے تو یہ بھی کہا تھا کہ قادیاں میں طاعون نہیں آئیگی' بلکہ اگر باہر سے بھی کوئی طاعون زدہ آ گیا وہ بھی اچھا ہو گیا' حالانکہ یہ بھی پتہ نہیں کہ باہر سے آنے والا طاعون زدہ قادیانی ہے یا غیر قادیانی' سکھ ہے یا ہندو' عیسائی ہے یا یہودی' چوڑھا ہے یا چمار' وہ نہیں مرا بجائے مرنے کے اچھا ہو گیا تو قادیانی کیوں مرے؟ انہیں ہرگز نہ مرنا چاہیے خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو آخر ہے تو قادیانی۔

دوستو! مرزا صاحب کا کہنا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں انہ اوی القریۃ اس گاؤں کو پریشانی اور انتشار سے حفاظت میں لے لیا گیا کیا اس گاؤں میں ہر قسم کے لوگ چوڑھے' چمار' مرلیے اور شراب پینے والے اور بیچنے والے اور اور قسم کے لوگ نہیں رہتے۔ **(ملفوظات جلد ۳ ص ۱۹۲)**

دوستو! یہ تو وہ ہیں جنکا ذکر مرزا جی نے خود کیا ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ رہتے تھے مثلا ہندو' سکھ' عیسائی' یہودی غیر قادیانی باوجود اس کے مرزا صاحب نے کہا قادیان میں طاعون نہیں آئیگا ظاہر ہے کے جب طاعون قادیان میں نہیں آئیگی تو قادیان میں طاعون سے مرے گا بھی کوئی نہیں۔ باہر سے آنے والا طاعون زدہ بھی اچھا ہو گیا مرا نہیں۔تو قادیان میں رہنے والا کوئی ہو سکھ ہو' ہندو ہو' عیسائی ہو' یہودی ہو' چوڑھا یا چمار ہو وہ کیوں مرے؟ جب قادیان میں رہنے والا غیر قادیانی کیوں نہ ہو۔سکھ' ہندو کیوں نہ ہو عیسائی' یہودی کیوں نہ ہو چوڑھا چمار کیوں نہ ہو نہیں مرے گا تو قادیانی خواہ کیسا ہی بدعمل کیوں نہ ہو غفلت میں ڈوبا ہوا کیوں نہ ہو پھر بھی چوڑھے چمار۔سکھ ہندو۔عیسائی یہودی اور غیر قادیانی سے تو اچھا ہے وہ کیوں مرے۔لیکن دوستو! مرزائی اتنے مرے کہ مرزا صاحب کی چیخیں نکل گئیں۔رو رو کہ دعا کرنی پڑی اے اللہ ہماری جماعت سے طاعون اٹھا۔

نواب مالیر کوٹلہ کی طرف مرزا صاحب کا خط: قادیان میں طاعون تیزی سے شروع ہو گئی ہے۔ایڈیٹر اخبار البدر کا لڑکا جاں بلب ہے۔آخری دم معلوم ہوتا ہے ہر طرف سے آہ وزاری ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ ص ۱۳۱)

مرزا صاحب نے سیٹھ صاحب کو خط میں لکھا،

اس جگہ طاعون سخت زوروں پر ہے، ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے، لوگ سخت ہراساں ہو رہے ہیں، زندگی کا اعتبار اٹھ گیا ہے، ہر طرف سے چیخوں اور نعروں کی آواز آتی رہتی ہے، قیامت برپا ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۴ مکتوب نمبر ۳۶)

دوستو! مرزا صاحب نے جو یہ نقشہ قادیان کا کھینچا ہے، کیا اسی کو نہیں کہتے جا بجا بھاگتے پھرنا اور کتوں کی طرح مرنا۔

دوستو! ایک طرف تو یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ طاعون کی قسموں میں سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جسکا نام ''طاعون جارف'' ہے یعنی جھاڑو دینے والی' جس سے لوگ جا بجا بھاگتے ہیں اور کتوں کی طرح مرتے ہیں۔ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۵)

اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت کا خیال نہ ہوتا تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۵)

انه اوی القریة اس گاؤں کو پریشانی اور انتشار سے حفاظت میں لے لیا۔

(ملفوظات جلد ۳ ص ۲۹۱)

اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ قادیان میں طاعون سخت زوروں پر ہے، ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے، لوگ سخت ہراساں ہیں، زندگی کا اعتبار اٹھ گیا ہے، ہر طرف سے چیخوں اور نعروں کی آواز آتی رہتی ہے، قیامت برپا ہے۔ قادیان میں مرزائی اس طرح مر رہے ہیں کہ جس طرح دوائی ڈالنے سے کیڑے مکوڑے اور مکھی مچھر مرتے ہیں۔ مرزا صاحب رو رو کے دعائیں کر رہے ہیں، اے اللہ! ہماری جماعت سے طاعون اٹھا۔

(ملفوظات جلد ۷ ص ۳۴۹ تا ۳۵۳)

دوستو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ طاعون جارف قادیان میں نہیں آئے گی، کوئی اکا دکا قابل برداشت واقعہ ہو جائے تو ہو جائے، بتایئے وہ وعدہ کہاں گیا؟ وہ وعدہ پورا کیوں نہیں ہوا؟

بقول مرزا صاحب کے اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو قادیان کو ہلاک کر دیتا۔ بتایئے! سلسلہ کی عزت کا لحاظ کہاں گیا، اس سلسلہ کی عزت کے لحاظ کو آخر بالائے طاق کیوں رکھ دیا۔

دوستو! مرزا صاحب کا کہنا ہے،

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے،

وان من قرية الا نحن مهلكوها قبل يوم القيامة او معذبوها عذابا شديدا (الاسراء۵۸)

یعنی طاعون کا عذاب دوطرح پر ہوگا کوئی بستی اس سے خالی نہیں رہے گی۔ بعض تو ایسی ہوں گی کہ جن کو ہم بالکل ہلاک کر دیں گے یعنی وہ اُجڑ کر بالکل غیر آباد ہو جائیں گی اور ویرانہ اور تھہ (اجڑے ہوئے کھنڈرات) ہو جائیں گی۔ اُن کا کوئی نشان بھی نہ رہے گا۔ لوگ تلاش کرتے پھریں گے کہ اس جگہ فلاں بستی آباد تھی۔ لیکن پھر بھی پتہ نہ ملے گا گویا طاعون وہاں جاروب دے کر اس کو دنیا سے صاف کر دے گی اور کوئی آثار اس کے نہ چھوڑے گی، بعض قریئے ایسے ہوں گے کہ جن کو کم وبیش عذاب کر کے چھوڑ دیا جائیگا اور صفحہ دنیا سے ان کا نام نہ مٹایا جائے گا۔ صرف سرزنش کے طور پر کچھ عذاب اُن میں نازل کیا جائے گا اور تازیانہ کر کے عذاب ہٹا لیا جائے گا۔ دوسرے بہت سے شہر فنا ہوں گے مگر وہ فنا نہ ہوں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اسی قسم میں شامل کیا ہے۔

(ملفوظات جلد ۷ ص ۴۷)

دوستو! مرزا صاحب کی اوپر والی عبارت سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ طاعون سے برباد ہونے والی بستیاں دو قسم کی ہونگی ایک وہ جو بالکل تباہ کر دی جائیں گی اور دوسری وہ بستیاں جنہیں صرف سرزنش کے طور پر کم وبیش عذاب کر کے چھوڑ دیا جائے گا، قادیاں کو اس دوسری قسم کی بستیوں میں شامل کیا گیا ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیاں کو تو اس واسطے تھوڑا بہت عذاب دے کر چھوڑ دیا جائیگا کہ مرزا

صاحب اور اس کے سلسلہ کی عزت کا خیال کیا گیا باقی دوسری بستیوں کو کون سے سلسلہ کی عزت کا لحاظ کر کے چھوڑ دیا گیا وہ کیوں نہیں مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔ ایک طرف تو یہ کہنا کہ قادیاں کے واسطے وعدہ ہے اور دوسری طرف یہ کہنا کہ اور بھی کئی بستیاں ہیں کہ انہیں بھی معمولی طور سے سرزنش کر کے چھوڑ دیا جائیگا۔ کیوں صاحب انہیں کیوں چھوڑ دیا جائیگا۔ اگر یہی بات ہے تو پھر قادیان کی خصوصیت تو نہ رہی حالانکہ مرزا جی نے قادیان سے متعلق بہت کچھ دعوے کیے ہیں اور مرزا صاحب کا اپنے متعلق بھی بہت بڑا دعوی ہے۔

مرزا صاحب اپنے نشانوں کے متعلق کہتے ہیں وہ نشان جو انکو دکھلائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو ان پر پتھر نہ برستے۔

دوستو! مرزا صاحب سے میرا سوال ہے کہ تیری قوم نے تو تیرے نشان دیکھ لئے ہیں اور ان پر اطلاع بھی پائی ہے اور قادیانیت بھی قبول کی ہے وہ کیوں طاعون سے مر رہی ہے، اس خیال سے کہیں ہمیں طاعون نہ ہو جایئے، میت کو نہلانے کفنانے دفنانے کے واسطے کوئی تیار نہیں ہے حتی کہ مرزا جی کو آپس میں ایک دوسرے کیساتھ ہمدردی سے پیش آنے کے سلسلہ میں تقریر کرنی پڑی۔ رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی پڑی اے اللہ! ہماری جماعت سے طاعون اٹھا لے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۱۰ ملفوظات مسیح موعود جلد ۷ ص ۳۴۹ تا ۳۵۳)

دوستو! نوح علیہ السلام نے بھی اپنے مخالفوں کے واسطے اللہ تعالیٰ سے عذاب مانگا،

قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا (نوح ۲۷)

نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! اے اللہ ایک گھر کافروں کا نہ چھوڑ سب کو ہلاک کر دے

اور مرزا صاحب نے بھی مخالفوں کے واسطے طاعون مانگا۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے فرمایا

"واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون" ھود: ۳۷

ترجمہ: ہماری آنکھوں کے سامنے جسطرح ہم کہتے جائیں کشتی بنا کسی ظالم کے سلسلہ میں سفارش نہ کرنا وہ سب کے سب غرق ہونے والے ہیں۔

دوستو! مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا۔ **(ملفوظات جلد۳ ص۴۱۸)**

جب قوم نوح پر عذاب آیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'

فانجيناه و من معه فى فلك لمشحون (الشعراء ۱۱۹)

پس بچایا ہم نے نوح علیہ السلام کو اور انہیں جو ان کے ساتھ تھے لدی ہوئی کشتی میں۔

(پ۱۹ارکوع ۱۰)

"ثم اغرقنا بعد الباقين" (الشعراء ۱۲۰)

"پھر ہم نے باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔"

دوستو! فرمایئے نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہے جو غرق ہو گیا ہو اور مخالفوں میں سے کوئی ایسا ہے جو غرق ہونے سے بچ گیا ہو؟

دوستو! مرزا جی کا کہنا ہے کہ وہی بچے گا جو میری کشتی میں سوار ہو گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بھی پتہ نہیں کہ کشتی سے مرزا جی کی مراد کیا ہے۔ اگر مرزائی ہو جانا ہے تو کیا؟ ساری مخلوق جو بچ گئی تھی وہ مرزائی ہو گئی تھی اور اگر کشتی سے مراد قادیان ہے تو کیا سارے قادیان میں آ گئے تھے اور اگر آ جاتے تو کیا یہ سارے قادیان میں سما جاتے اور اگر کشتی سے مراد گھر کی چار دیواری ہے تو وہی سوال جو قادیان کے متعلق پیدا ہوا ہے گھر کی چار دیواری کے متعلق پیدا ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ کتنے قادیانی جو قادیان کے علاوہ دوسرے شہروں میں رہتے تھے' طاعون سے مر گئے اور کتنے قادیانی اور غیر قادیانی ہندو' سکھ' عیسائی' یہودی' چھوڑے چمار قادیان میں رہتے ہوئے مر گئے۔ خاص کر قادیانی اتنی کثرت سے مرے کہ جناب مرزا جی کو دعا کرنی پڑی' یا اللہ ہماری جماعت سے طاعون اٹھا لے۔

دوستو! کشتی نوح میں جو سوار ہوا وہ مرا نہیں اور جو سوار نہیں ہوا وہ بچا نہیں۔ مرزا صاحب کی کشتی میں جو سوار ہوئے ان میں سے بہت سے مر گئے اور جو سوار نہیں ہوئے ان میں سے بہت سے بچ گئے معاملہ الٹ ہو گیا، مرزا جی کی کشتی میں سوار ہونے والوں نے مرنا نہ تھا اور سوار نہ ہونے والوں میں سے کسی نے بچنا نہ تھا۔

دوستو! میں مرزا جی کی اپنی دی ہوئی مخالفین کی فہرست انجام آتھم سے نقل کر آیا ہوں یہ کل ایک سو ساات (۱۰۶) ہیں جنکے نام مرزا جی نے لکھے ہیں۔

یہ فہرست طاعون پھیلنے سے پہلے کی لکھی ہوئی ہے اور یہ سارے مخالف طاعون ختم ہو جانے کے بعد بھی زندہ رہے ما سوا ان کے جو طاعون پھیلنے سے پہلے فوت ہو گئے۔

بتائیے وہ کون کون ہیں جو طاعون سے مرے ہیں۔ اس فہرست میں مولانا ثناء اللہ امرتسری مولنا محمد حسین بٹالوی پیر مہر علی گولڑوی اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی۔ یہ سب مخالفوں سے بڑے مخالف تھے۔ جنکا مرزا صاحب ہمیشہ رونا روتے رہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کا ذکر حقیقۃ الوحی ص ۴۰۹،۴۱۱ پر تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۱۱۳ تا ۱۱۵ چشمہ معرفت جلد ۲۳ ص ۳۳۶ مولنا ثناء اللہ امرتسری کا ذکر تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۱۱۹،۱۲۰ میں ہے۔ یہ حضرات طاعون پھیلنے سے پہلے بھی طاعون کے زمانہ میں بھی اور طاعون رک جانے اور مرزا صاحب کے مرنے کے بعد بھی زندہ دناتے رہے۔

عبدالحکیم پٹیالوی مرزا صاحب کے مرنے کے بیس سال بعد فوت ہوئے۔ پیر مہر علی مرزا صاحب کے مرنے کے ۲۹ سال بعد فوت ہوئے۔ مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا صاحب کے مرنے کے بعد فوت ہوئے ،مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزا صاحب کے مرنے کے بعد فوت ہوئے یہ چاروں مرزا صاحب کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔ مرزا صاحب نے ان کے متعلق جو کچھ کہا ہے میں نے نیچے لکھ دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق مرزا صاحب کہتے ہیں۔

خدا سچے کا حامی:

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہونگے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے۔ چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ (ناراض) ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور، رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا نمونہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا۔ اور

پھر اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارے میں لیکچر دیئے اور لاہور اور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع و اقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لیے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اُڑایا۔ غرض ہم نے اس کے ہاتھ سے وہ دکھ اُٹھایا' جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبدالحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کیساتھ یہ پیش گوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ '' مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے'' میں نے اس کی ان پیش گوئیوں پر صبر کیا مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے۔ کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کیساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرام خوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خاں نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں' مجھے کون جانتا ہے مگر وہی اس لئے میں اس وقت دونوں پیش گوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت پیش گوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری (مرزا جی کی) نسبت پیش گوئی:

جو اخویم مولوی نور دین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں اُن کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں' مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔

اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جسکے الفاظ یہ ہیں:

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا' فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا

رب فرق بین صادق و کاذب

انت تری کل مصلح و صادق

خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کے وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرمایا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں' ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب انکو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔ منہ

اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔

اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے

گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے اور خدا فرمایا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤں گا۔ منہ

المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۹ تا ۴۱۱)

ومع اهلك انك معی واهلك انی انا الرحمان فانتظر قل یا خذك الله

یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔ تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالی۔ ہم تیرا بوجھ اتار دینگے۔ جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے۔ میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر۔ اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں رحمان ہوں۔ میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جسمیں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے۔ وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ خدا ایک قہری تجلی کرے گا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے۔ اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا۔ مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کیساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا۔ سو چاہیے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیش گوئی کے منتظر رہیں اور تقوی و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔ **(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۱۳۱)**

ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جسکا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لیے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعوی کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت ﷺ کے نجات ہو سکتی ہے۔ گو کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف۔ اسلئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے' بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے اللہ اسکی مدد کرے گا۔ **(روحانی خزائن جلد۲۳ ص ۳۳۶۔۳۳۷)**

دوستو! مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ عبدالحکیم خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ یہ بھی غلط ثابت ہوا۔ نہ عبدالحکیم طاعون سے مرا' نہ مرزا صاحب کی پیش گوئی سے مرا بلکہ مرزا صاحب خود اسکے سامنے کسم پرسی کے عالم میں مر گئے اور مرے بھی مرض ہیضہ سے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول ص ۹۔۱۰۔۱۱ اور خودنوشت میر ناصر ص ۱۴۶)

اور عبدالحکیم مرزا جی کے مرنے کے بعد بیس سال زندہ دندناتا رہا۔

دوستو! مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ کی طرف خط بھیجا جو نیچے درج ہے۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفضیک کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ

اپنے اس پرچہ میں مردود' کذاب' دجال' مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونکا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کیساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون' ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں محض دُعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے' جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ (آمین) مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دُعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔

مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے

کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ دکھ دیتا ہے۔آمین یارب العالمین

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ انکی بدزبانی حد سے گزر گئی' وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت

لا تقف ما لیس لك به علم

پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناءاللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔اسلئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناءاللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے۔اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفٰتِحین۔ اٰمین

باالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ص ۱۱۸تا۱۲۰)

الراقم: عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔مرقومہ ۱۵اپریل ۱۹۰۷ء

لیکن دوستو! ہوا کیا مرزا صاحب خود مولنا ثناءاللہ کی زندگی میں ان کے سامنے مر گئے اور مولنا اور مولنا کی جماعت خوش ہوئی اور ''خس کم جہاں پاک کے خوب چلا چلا کر زور شور سے نعرے لگائے اور مولنا ثناء

اللہ صاحب، مرزا صاحب کے مرنے کے بعد تک زندہ دندناتے رہے' نہ مرزا صاحب کی دعا سے مرے نہ طاعون سے مرے۔

پیر مہر علی شاہ صاحب کو گالیاں:

''کذاب (بڑا جھوٹا) خبیث' بچھو کی طرح نیش زن (ڈنگ چلانے والا) اے گولڑہ کی سرزمین تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی' کمینہ' فرومایہ' گمراہی کا شیخ' سیاہ دل' دیو' بد بخت' جھوٹا ص ۷۶/۱۸۸' بکواس اس کی پلید کتاب (سیف چشتیائی) گویا پاخانہ ہے۔ **(اعجاز احمدی جلد ۱۹ ص ۱۹۲)**

مر گیا بدبخت اپنے وار سے   کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے

کھل گئی ساری حقیقت سیف کی   کم کرو اب ناز اس مردار سے

(روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۶۰۲)

اے نادان ...... ان لعنتوں کو کیوں آپ نے ہضم کیا جو در حالت سکوت ہماری طرف سے آپ کی نذر ہوئیں ...... بے حیا کا منہ ایک ہی ساعت (منٹ) میں سیاہ ہو جاتا ہے ص ۴۴۰/ ۶۴۔ یہ گوہ کھاتا ہے اے جاہل بے حیا ص ۴۴۱/ ۶۵

اگر مہر علی کو کچھ شرم ہوتی تو اس چوری کا راز کھلنے سے مر جاتا ...... شوخ بے حیا ص ۴۴۵/۶۷ تو نے کفن دزدوں کی طرح ناقابل شرم چوری کی نہ صرف چور بلکہ کذاب ص ۴۴۸

(روحانی خزائن جلد ۱۸ نزول المسیح)

مولانا محمد حسین بٹالوی کو گالیاں

(ص ۵۸۔۵۹ انجام آتھم) میں ہے'' ظالم یعنی محمد حسین اپنے ہاتھ کاٹے گا اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا شیخ بے ادب' تیز مزاج نے سراسر ظلم اور ناحق پسندی کی خصلت ظاہر کی ص ۳۲۷۔۸۶ شرم شرم شرم ...... ژاژ خا (بکواسی) بے ہودہ ص ۳۲۰۔۸۳ کمینہ شرارتی' بدزبان' مفتری' جھوٹا' پلید' بے حیا' گندہ زبان' سفلہ (کمینہ) سراسر حیا اور تہذیب کا مخالف۔

(ص ۴۳۷۔۱۳۳ روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب)

بڑے میاں بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ حضرت مسیح موعود کے ہم عمر مولوی محمد حسین بتالوی بھی تھے ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا ان کو اگر حضرت اقدس مرزا جی کی حیثیت معلوم ہوتی ور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز (یعنی مرزا جی) کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا'' **(الفضل ۲نومبر ۱۹۲۲ء بیان مرزا محمود)**

دوستو! پیر مہر علی مرزا صاحب کے مرنے کے بعد اور مولانا محمد حسین بٹالوی زندہ دندناتے رہے۔ طاعون نے ان کا بال بھی بیگا نہیں کیا۔

دوستو! مرزا صاحب کے جتنے بڑے سے بڑے دشمن تھے' خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا ہندو سکھوں میں سے ہوں یا عیسائی اور یہودیوں میں سے ہوں۔ ان بڑے دشمنوں میں سے سب سے بڑے دشمن یہ چار مولنا ثناء اللہ امرتسری' مولانا محمد حسین بٹالوی' عبدالحکیم پٹیالوی اور پیر مہر علی گولڑوی تھے اور پوری دنیا میں جتنے صوبے ہیں سب سے زیادہ دشمن صوبہ پنجاب میں تھے۔ میں پہلے بھی عرض کر آیا ہوں' دوبارہ عرض ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں' پنجاب پر طاعون کا حملہ کیوں ہو رہا ہے' ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے یہاں ایک سلسلہ قائم کیا ہے تو اول المکذبین یعنی سب سے پہلے مخالفت کرنے والے جھٹلانے والے یہی لوگ ہوئے ہیں اور انہوں نے بھی کفر کے فتوے دیئے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۳ ص ۴۱۹)

دوستو! پھر پنجاب میں جتنے شہر ہیں سب سے گندا شہر امرتسر ہے' مرزا صاحب لکھتے ہیں' امرتسر مکہ بنا ہوا ہے' گندے اشتہار وہاں سے شائع ہوتے ہیں ابوجہل کے اخوان و انصار وہاں موجود ہیں۔

(ملفوظات جلد ۳ ص ۴۲۰)

دوستو! سوچنے والی بات ہے۔ مرزا جی نے طاعون اپنے سخت مخالفوں کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے مانگا تھا' چاہیے تو یہ تھا کہ سب سے پہلے طاعون نے پنجاب اور پھر پنجاب کے شہروں میں سے امرتسر اور امرتسر میں سخت مخالف' بڑا دشمن مولوی ثناء اللہ امرتسری اور پھر بٹالہ اور بٹالہ میں محمد حسین بٹالوی اور گولڑہ اور

گولڑہ میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور پھر پٹیالہ اور پٹیالہ میں عبدالحکیم پٹیالوی پر حملہ کیا ہوتا۔ بجائے پنجاب اور پنجاب کے شہروں کے ممبئی اور ممبئی کے دوسرے شہروں اور دیہات پر حملے کیے اور کر رہی ہے۔ کیوں کر رہی ہے؟ جب کہ سخت مخالف دشمن پنجاب کے شہروں میں رہ رہے ہیں اور مرزا جی نے طاعون مانگا بھی سخت مخالفوں کے واسطے تھا۔

دوستو! مرزا جی لکھتے ہیں' اس مرض نے جس قدر ممبئی اور دوسرے شہروں اور دیہات پر حملے کئے اور کر رہی ہے ان کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دو سال کے عرصہ میں ہزاروں بچے اس مرض سے یتیم ہو گئے اور ہزار ہا گھر ویران ہو گے۔ دوست اپنے دوستوں سے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ہمیشہ کے لیے جدا کئے گئے اور ابھی انتہا نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ نے کمال ہمدردی سے تدبیریں کیں اور اپنی رعایا پر نظر شفقت کر کے لاکھوں کا خرچ کا ذمہ ڈال لیا اور قواعد طبیہ کے لحاظ سے جہاں تک ممکن تھا ہدائتیں شائع کین۔ مگر اس مرض مہلک سے اب تک بالکل امن حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ بمبئی میں ترقی پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ملک پنجاب بھی خطرہ میں ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۲)

کیوں صاحب طاعون کو پھیلے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور پنجاب کو اب خطرہ ہے' حالانکہ سب سے پہلے طاعون کا سلسلہ پنجاب اور پنجاب کے شہروں میں سے امرتسر اور لدھیانہ پر ہونا چاہیے تھا، کیوں کہ سب سے پہلے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے یہاں سے دیئے گے' پھر بٹالہ پر ہوتا' پھر گولڑہ پر ہوتا' پھر پٹیالہ پر۔ اول مولانا ثناء اللہ طاعون سے ہلاک ہوتے پھر محمد حسین بٹالوی ہلاک ہوتے پھر پیر مہر علی ہلاک ہوتے' پھر ڈاکٹر عبدالحکیم ہلاک ہوتے۔ کیونکہ یہی سخت مخالف تھے اور سخت مخالفوں ہی کے واسطے مرزا صاحب نے طاعون کی دعا مانگی تھی اور طاعون جا پہنچی بمبئی اور بمبئی کے شہروں اور دیہاتوں پر۔

ہماری سرائیکی زبان میں ایک مثال مشہور ہے وہ یہ کہ ڈیڈھ دی پیڑ ھ تے ہنڑوں کڈھادے' یعنی درد پیٹ میں ہے اور نکلوائی ڈاڑھ (دانت) جا رہی ہے۔

کیوں صاحب سخت مخالف پنجاب میں ہیں اور دو سال سے مصیبت میں بمبئی والے پھنسے ہوئے ہیں۔

دوستو! خدا کے واسطے ذرا غور کرو، سوچو، حق اور باطل میں تمیز کرو، پہچان رکھو، اگر مرزا صاحب حق پر ہوتے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے، اللہ تعالیٰ مرزا جی کیساتھ ہوتا، طاعون مرزا جی کی دعا سے پھیلی ہوتی تو سب سے پہلے پنجاب اور پنجاب کے شہروں لدھیانہ اور امرتسر پر حملہ کرتی۔ بٹالہ اور گولڑہ پر حملہ کرتی، پٹیالہ پر حملہ کرتی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور محمد حسین بٹالوی اور پیر مہر علی اور عبدالحکیم پٹیالوی کا وہ انجام ہوتا کہ دنیا والوں کو نصیحت آجاتی لیکن ہوا کیا؟ معاملہ الٹ ہو گیا۔ مرزا صاحب خود ان کی آنکھوں کے سامنے کسم پرسی کے عالم میں مر رہے ہیں۔ دست اور قے کا زور تھا، کمزوری اتنی ہے کہ بیت الخلاء تک جانے کی ہمت نہیں ہے، چار پائی کے پاس چند اینٹیں جوڑ دی گئیں وہیں فارغ ہوتے رہے۔ اخیر وقت میں یہ حالت کہ زبان کچھ بولنے سے جواب دے گئی اور ہاتھ لکھنے سے، غرغرہ لگا ہوا ہے۔ سانس کھینچ کھینچ کے آرہا ہے، ہر آن سانسوں کے درمیان کا وقفہ لمبا ہوتا گیا حتیٰ کہ آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور قصہ ختم ہو گیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۹۔۱۰۔۱۱)

مرزا صاحب کے سسر میر ناصر صاحب لکھتے ہیں

حضرت صاحب رات کو بیمار ہوئے میں جا کر سو گیا، جب آپ کو تکلیف زیادہ ہوئی تو مجھے جگایا گیا، جب میں آپ کے پاس پہنچا مجھے دیکھ کر کہا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا اس کے بعد آپ نے میرے خیال میں ایسی صاف بات نہیں کہی کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد انتقال ہو گیا۔

(خودنوشت حیات ناصر ص۸)

خدا کی شان مرزا صاحب منگل کے دن کو اچھا نہ سمجھتے تھے اور موت بھی منگل ہی کے دن آئی۔

(بحوالہ سیرۃ المہدی حصہ اول ص۸)

اور یہ سب کچھ اچانک ہوا ہے، شام کی سیر بھی ہوئی ہے اور رات کا کھانا بھی کھایا ہے۔

(بحوالہ سیرۃ المہدی حصہ اول ص۹۔ حیات ناصر ص۱۴)

دوستو! نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی میری قوم تباہ کر دے ایک گھر نہ چھوڑ،

قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا (سورۃ نوح پارہ ۲۹)

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور فرمایا سیلاب کا طوفان آئیگا لہذا

"واصنع الفلك باعيننا ووحينا ولا تخاطبني في الذين ظلموا انهم مغرقون"

"میری آنکھوں کے سامنے میرے حکم سے کشتی بنا اور یاد رکھ ظالموں کے بارے میں مجھ سے سفارش نہ کرنا وہ غرق ہونے والے ہیں۔"

مرزا صاحب بھی کہتے ہیں میں نے سخت مخالفوں کے واسطے جن کی قسمت میں ہدایت نہ تھی طاعون کی دعا کی لہذا ملک میں طاعون پھیل گئی۔

(حقیقت الوحی ص ۲۳۵' سر الخلافہ ص ۶۲' روحانی خزائن جلد ۸ ص ۳۹۱)

اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا'

"واصنع الفلك باعيننا ووحينا ولا تخاطبني في الذين ظلموا انهم مغرقون"

(روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۶)

اے مرزا! میری آنکھوں کے سامنے اور میرے حکم سے کشتی بنا اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے سفارش نہ کرنا کیونکہ وہ غرق ہونے والے ہیں۔

دوستو! نوح علیہ السلام اور مرزا صاحب نے اپنی قوموں پر عذاب مانگا۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کی دعا قبول فرمائی۔ نوح علیہ السلام کی قوم پر سیلاب کا عذاب اور مرزا صاحب کی قوم پر طاعون کا عذاب نازل کیا۔ نوح علیہ السلام نے صرف عذاب مانگا کسی قسم کا ہو اور مرزا صاحب نے نام لیکر طاعون کا عذاب مانگا۔ نوح علیہ السلام کی کشتی پر جو سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جو سوار نہیں ہوا وہ غرق ہو گیا حتی کہ بیٹے نے سوار ہونے سے انکار کر دیا وہ بھی نہیں بچا' غرق ہو گیا۔

مرزا جی نے کہا جو میری کشتی میں سوار ہو جائیگا وہی بچے گا۔ ہم مرزا صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ تیری کشتی کہاں ہے کیسی ہے اسکی کیا تعریف ہے۔ لیکن مرزا جی چپ ہیں۔ ہم اندازہ لگائیں گے وہ یہ کہ

جو طاعون سے بچ گئے، خیال کریں گے کہ وہ سوار ہو گئے تھے اور جو طاعون سے مر گئے وہ سوار نہیں ہوئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنے قادیانی مرزائی مرے ہیں اور یہ تو آپ جان چکے ہیں کہ بہت مرے ہیں' مچھر مکھی کی طرح مرے ہیں۔ مرزا جی رو رو کر دعا کرتے رہے، اے اللہ! میری جماعت سے طاعون کو اٹھا۔ یہ سارے کے سارے مرزا جی کی کشتی میں سوار نہیں ہوئے۔ اگر سوار ہوتے تو مرتے نہ، اور یہ وہاں کا حال ہے جہاں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ قادیان طاعون سے پاک رکھا جائیگا تو دوسرے شہروں اور بستیوں کا کیا حال ہوگا، جہاں کے واسطے یہ وعدہ بھی نہ تھا۔ اگر کشتی میں سوار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مرزائی ہو جائے، مرزائیت قبول کر لے تو وہی سوال ہے کہ مرزائی کیوں مرے ہیں وہ تو سوار ہو گئے تھے اور جو مرزائی نہیں ہوئے وہ بچ کیوں گئے وہ تو سوار نہیں ہوئے تھے۔

کیا نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے والا کوئی غرق ہوا ہے؟ نہیں ہوا اور سوار نہ ہونے والا کوئی بچا ہے؟ نہیں کوئی نہیں بچا، سب کے سب غرق ہو گئے تھے۔ اگر کہو کہ مرزا صاحب کی کشتی مرزا جی کی چار دیواری ہے تو طاعون وہاں بھی داخل ہو گیا اور مرزا صاحب کو چار دیواری چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور باہر جا کر باغ میں پناہ لی آخر چار دیواری چھوڑ کر کیوں بھاگے تھے؟ یہی وجہ تھی کہ طاعون نے حملہ کر دیا تھا۔ جب یہ دیکھا گیا کہ گھر میں چوہے مر رہے ہیں فوراً بھاگ نکلے اور جا کے باغ میں ڈیرہ لگایا۔

دوستو! مولنا لال حسین اختر بہت بڑے قادیانی تھے اور تھے بھی کامیاب مبلغ' بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی۔ مرزائیت سے تائب ہو کر لوگوں کو مرزائیت سے دور رکھنے میں زندگی گزار دی وہ فرمایا کرتے تھے' جب طاعون کا قادیان میں زور ہوا تو مرزا صاحب اپنے گھر کی چار دیواری میں بند ہو کر بیٹھ گئے اور باہر نکلنا چھوڑ دیا حتی کے آنے جانے والوں سے ملنا بھی ترک کر دیا۔ ایک رات صبح اٹھے، دیکھا گھر میں چوہے مرے پڑے تھے' پھر کیا تھا فوراً بھاگ کھڑے ہوئے' گھر والوں سے کہا جلدی یہاں سے بھاگو' طاعون حملہ کرنے والا ہے' طاعون کے پہلے حملے کی نشانی یہی ہے کہ حملہ کرنا ہو تو پہلے چوہوں پر حملہ کرتا ہے' وہاں چوہے مرنے شروع ہو جاتے ہیں۔

مفتی محمد صادق صاحب قادیانی اپنی کتاب ذکر حبیب کے ص ۸۹ پر لکھتے ہیں کہ جب قادیان میں طاعون

ہوئی۔ (۱۹۰۲ء اور اسکے قریب) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے مکان کے صحن میں ایک بڑا ڈھیر لکڑیوں کا روزانہ جلایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ اس سے طاعونی جرم ہلاک ہو جاتے ہیں اور خود ہمیشہ اوپر کی منزل میں مقیم رہتے تھے اور احباب کو بھی فرمایا کرتے تھے کہ حتی الوسع اوپر کی منزلوں میں رہا کریں۔

دوستو! جناب مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ یہ ہمارا حکم ہے کہ جس گھر میں چوہے مر رہے ہوں وہ مکان فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ **(ملفوظات جلد ۹ ص ۲۴۸)**

دوستو! جناب مرزا صاحب کا کہنا ہے جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں تو فوراً خالی کر دو جس محلّہ میں طاعون ہو اس محلّہ سے نکل جاؤ' **(ملفوظات جلد ۹ ص ۲۵۲)**

دوستو! مرزا صاحب نے کہہ تو دیا کہ جو میری کشتی میں سوار ہوگا بچ گا۔ لیکن بچا کوئی بھی نہیں' نہ مرزائی بچے۔ بے شمار مرزائی مرے نہ قادیان میں پناہ لینے والے بچے' قادیان میں لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں' قیامت کا نمونہ تھا' نہ مرزا صاحب کی چار دیواری محفوظ رہی' خود مرزا صاحب کو چار دیواری چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔

دوستو! یہ جو کچھ میں نے لکھا مرزا صاحب کا اپنا کہنا ہے نہ کہ میرا۔ یہ گھر کی شہادت ہے۔

زبان جل جائے گر میں نے کچھ کہا ہو سرے محشر
تمہاری تیغ کے چھینٹے تمہارا نام لیتے ہیں

دوستو! ایک طرف تو کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ چار دیواری کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے اور دوسری طرف یہ کہ اپنے مکان کے صحن میں ایک بڑا ڈھیر لکڑیوں کا روزانہ جلایا کرتے تھے' فرماتے اس سے طاعونی جرم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

مرزا صاحب کا بیٹا لکھتا ہے'' والد صاحب بٹیر کا گوشت کھاتے تھے لیکن جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے بٹیر کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیوں کہ آپ فرماتے تھے اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔''

(سیرۃ المہدی جلد اول ص ۵۰)

دوستو! جب اللہ تعالیٰ نے چار دیواری کی حفاظت کا ذمہ لے لیا تو پھر یہ لکڑیوں کے ایک بڑے ڈھیر

روزانہ جلانے اور گوشت سے پرہیز کرنے کا کیا مطلب؟ کیا اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر مکمل یقین نہ تھا؟

دوستو! مرزا صاحب کا کہنا ہے' امراض میں علاج کرنا گناہ نہیں ہے بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کوئی ایسی مرض نہیں جس کے لیے خدا نے دوا پیدا نہیں کی لیکن میں اس بات کو معصیت جانتا ہوں کہ خدا کے اس نشان کو ٹیکہ کے ذریعے سے مشتبہ کر دوں' جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور میں اسکے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت کر کے ٹیکہ کی طرف رفوع کرنا نہیں چاہتا اور اگر میں ایسا کروں تو یہ گناہ میرا قابل مواخذہ ہوگا کہ میں خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجھ سے کیا گیا اور اگر ایسا ہو تو پھر تو مجھے شکر گزار اس طبیب کا ہونا چاہیے جس نے یہ نسخہ ٹیکا کا نکالا' نہ خدا کا شکر گزار جس نے مجھے وعدہ دیا کہ ہر یک جو چار دیواری کے اندر ہے میں اسے بچاؤں گا۔

دوستو! ٹیکہ لگوانے سے اس کے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت ہوتی ہے تو یہ لکڑیوں کے بڑے ڈھیر کو مکان کے صحن میں جلانے اور گوشت کھانا چھوڑ دینے پر ہتک عزت نہیں ہوتی۔

دوستو! مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ'' طاعون ہی کے ذریعہ سے دس ہزار کے قریب لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔'' **(ملفوظات جلد۳ ص ۴۲۰)**

طاعون والی عظیم الشان پیش گوئی ہے' جسکے ذریعہ قریبا دس ہزار لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔
(ملفوظات جلد۴ ص ۵۵)

جس زور کیساتھ لوگ طاعون کی وجہ سے اس سلسلہ میں داخل ہو رہے اس طرح کسی کو یقین چھوڑ' وہم بھی نہ تھا۔ ان تمام ناموں کو محفوظ رکھا جاوے اور اگر ان لوگوں کا الگ رجسٹر نہ ہو تو رجسٹر بیعت میں ہی سرخی کیساتھ ان کو درج کیا جاوے۔ **(ملفوظات جلد۵ ص ۳۲۴)**

اب دیکھئے ان کو کہ اتنے لوگ جو ہر جمعہ کو جن کی نوبت اکثر پچاس' ساٹھ تک پہنچ جاتی ہے ان کو کون بیعت کے لیے لایا ہے' یہی طاعون کا ڈنڈا ہے جو ان کو ڈرا کر ہماری طرف لے آتا ہے' ورنہ کب جاگنے والے تھے۔ اسی فرشتہ نے ان کو جگایا ہے۔ **(ملفوظات جلد۵ ص ۱۴۱)**

میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہے اور اس کی وجہ

طاعون ہی ہے۔بعض ایسے لوگوں کے خطوط اور درخواستیں آئی ہیں جو طاعون میں مبتلا ہو کر لکھتے ہیں کہ اس وقت مجھے طاعون ہوا ہوا ہے' اگر زندہ رہا تو پھر آ کر بیعت کرلوں گا' فی الحال تحریری کرتا ہوں۔ طاعون کے ذریعہ کئی ہزار آدمی اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ **(ملفوظات جلد ۷ ص ۷)**

ہمارے مخالفوں کا یہ حال ہے کہ ایک تو طاعون سے ہزاروں مر رہے ہیں' وہ بھی ان میں سے کم ہو گئے اور جو زندہ ہیں ان میں سے ہزاروں نکل کر ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہماری جماعت تو دن بہ دن بڑھ رہی ہے اور مخالفوں کی جماعت دن بدن گھٹ رہی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ گھاٹے میں کون ہیں اور فائدے میں کون ہیں۔ **(ملفوظات جلد ۹ ص ۲۸۵)**

تصویر کا دوسرا رخ:

طاعون کے ایام میں جو لوگ بیعت کرتے ہیں وہ سخت خطرناک حالت میں ہیں' کیونکہ صرف طاعون کا خوف ان کو بیعت میں داخل کرتا ہے۔ جب یہ خوف جاتا رہا تو پھر وہ اپنی پہلی حالت پر عود کر آ جاویں گے' پس اس حالت میں انکی بیعت کیا ہوئی۔ **(ملفوظات جلد ۷ ص ۵)**

دوستو! مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ اس حالت میں ان کی بیعت کیا ہوئی' سنو یہ ہوئی کہ مرزا صاحب کا خوشی سے یہ کہنا کہ طاعون ہی کی وجہ سے دس ہزار کے قریب لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں' ہمارے سلسلہ کی ترقی ہو رہی ہے' ہر جمعہ پچاس ساٹھ آدمی ہماری طرف آ رہا ہے' ہماری جماعت بڑھ رہی ہے' مخالفوں کی گھٹ رہی ہے' یہ طاعون کا ڈنڈا ہے' جو لوگوں کو ہماری طرف لا رہا ہے' ورنہ کہاں یہ لوگ آنے والے تھے۔ اس خوشی پر پانی پھر گیا اور یہ ساری خوشی خاک میں مل گئی۔

دوستو! مرزا جی لکھتے ہیں اگر طاعون سے کوئی آدمی ہماری جماعت کا شہید ہو جاتا ہے تو یہاں خدا تعالیٰ ایک کے بجائے سو بھیج دیتا ہے' یہ طاعون ہمارے لئے کام کر رہی ہے۔ اگر اس گروہ میں سے ایک شہید ہو جاتا ہے تو اس کے قائم مقام ہزار آتے ہیں۔ **(ملفوظات جلد ۷ ص ۷)**

ذکر تھا کہ بعض جگہ چھوٹے گاؤں میں ایک ہی احمدی گھر ہے اور مخالف اتنے متعصب ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی مر جائیگا تو ہم جنازہ بھی نہ پڑھیں گے۔ حضرت نے فرمایا ''احمدی شہید کا جنازہ خود

فرشتے پڑھیں گے"   **(ملفوظات جلد ۹ ص ۲۸۵)**

دوستو! اب تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں

"مرزا صاحب سے سوال عرض کیا گیا کہ طاعون سے مرنا شہادت بتاتے ہیں تو پھر عذاب کیونکر ہوا؟ فرمایا جو لوگ طاعون سے مرنا شہادت بتاتے ہیں' انکو معلوم نہیں کہ طاعونی موت تو عذاب الٰہی ہی ہے لیکن یہ جو کسی حدیث میں آیا ہے کہ اگر مومن ہو کر طاعون سے مر جاوے تو شہادت ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ نے گویا مومن کی پردہ پوشی کی ہے۔ کثرت سے اگر مرنے لگیں تو شہادت نہ رہے گی' پھر عذاب ہو جائے گا۔ شہادت کا حکم شاذ کے اندر ہے' کثرت ہمیشہ کافروں پر ہوتی ہے۔

اکثر یہ ایسی ہی شہادت اور برکت والی بات تھی تو اس کا نام رجز من السماء نہ رکھا جاتا اور پھر کثرت سے مومن مرتے اور انبیاء مبتلا ہوتے مگر کیا کوئی کسی نبی کا نام لے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

(ملفوظات جلد ۴ ص ۱۲۹۔۱۳۰)

جب کسی عذاب کے واسطے پہلے خبر دی جائے کہ خدا آسمان سے اپنی ناراضگی کی وجہ سے قہر نازل کرے گا تو ایسے وقت میں وہ وبا رحمت نہیں اور شہادت نہیں ہوا کرتی بلکہ لعنت ہوا کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد ۵ ص ۱۵۷)

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ کثرت سے مرنے لگیں تو شہادت نہ رہے گی' عذاب ہو جائے گا۔

دوستو! یہ طاعون پھیلنے کی خبر اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو پہلے ہی سے دی تھی کہ لوگوں پر تیرے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے طاعون کی شکل میں عذاب نازل ہو گا اور لوگ کثرت سے مریں گے تو پھر مرزا صاحب نے یہ کیوں کہا ہے کہ ہماری جماعت سے کوئی طاعون سے مرے گا تو وہ شہید ہو گا' اسکی نماز جنازہ فرشتے پڑھیں گے' جبکہ طاعون کا عذاب نازل بھی ناراضگی کیوجہ سے ہوا اور مرزائی مرے بھی کثرت سے اور مرزا صاحب کا اپنا کہنا ہے کہ "ایسے عذاب سے مرنا شہادت نہیں بلکہ لعنت ہے۔ پھر ایک طرف تو یہ کہنا ہے اگر کوئی ہماری جماعت سے طاعون سے مریگا تو یہ سمجھا جائیگا کہ اس میں کوئی وجہ غفلت کی تھی۔"

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۱۰۔۲۱۱)

بہر حال مرزا صاحب نے اپنی جماعت میں سے طاعون سے مرنے والوں کی شہادت پر بھی پانی پھیر دیا' خاک ڈال دی۔

دوستو! عذاب دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) ایک اتفاقی مثلاً آندھی آ گئی' سیلاب آ گیا' زلزلہ آ گیا' جیسے ابھی کچھ سال پہلے زلزلہ آیا تھا' اس میں ہر طرح کے لوگ مرتے بھی ہیں اور بچ بھی جاتے ہیں' کئی نیک، اللہ والے مر گئے اور کئی بچ گئے۔ اسی طرح کئی گندے، شرابی، زانی مر گئے اور کئی بچ بھی گئے۔ ایسے عذاب سے اگر کوئی نیک بندہ مر جائے تو اسے شہید بھی کہا جا سکتا ہے' کوئی بڑی بات نہیں' اسے اللہ تعالیٰ شہادت کا مقام نصیب کریں اور گناہ گار کی مغفرت فرماویں۔ اس عذاب سے بچنے کے واسطے دعائیں بھی مانگنی جائز ہیں توبہ کی جا سکتی ہے' کرنی چاہیے' کوئی بڑی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ توبہ سے مصیبت ٹال دیں' ہیضہ یا طاعون کی وبا پھیل جائے' ہر طرح کی تدبیریں کی جا سکتی ہیں' علاج معالجہ دوائیوں کا استعمال وغیرہ سب جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہیں۔ ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ (۲) دوسرا عذاب ایسا ہے کہ اس میں نہ کوئی تدبیر کام آتی ہے نہ علاج معالجہ' نہ کسی کافر کا ایمان لانا اسے عذاب سے بچا سکتا ہے نہ کوئی حیلہ' نہ کوئی چارہ۔ جن کے واسطے عذاب بھیجا جاتا ہے انہیں چھوڑتا نہیں اور اجنکے واسطے نہیں بھیجا گیا انھیں چھوتا نہیں۔ وہ وہ ہے کہ ایک نبی اپنی کافر قوم سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ سے عذاب مانگتا ہے' جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی کافر قوم کے واسطے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ ایسے عذاب سے کافر کوئی بچتا نہیں اور ایمان لانے والوں میں سے کوئی مرتا نہیں اور عذاب میں پھنستا نہیں' خواہ عملی حالت میں کیسا ہی بدعمل کیوں نہ ہو۔ کیا نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے سب کے سب فرشتے تھے' لیکن پانی کے طوفان سے غرق کوئی بھی نہیں ہوا اور کافر کوئی بچا نہیں' یا یوں سمجھیں کہ ایمان ہے تو امان ہے' عمل چاہے کتنے گندے کیوں نہ ہوں اور ایمان نہیں تو امان نہیں' چاہے کردار کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو یہ تب ہے جب کسی نبی نے اپنی کافر قوم کے لیے اللہ تعالیٰ سے عذاب مانگا ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی نبی نے اپنی کافر قوم سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ سے عذاب مانگا اور اللہ تعالیٰ نے نبی کی دعا قبول کر کے عذاب بھیج دیا' نبی چپ کر کے بیٹھ گیا' تماشا دیکھتا رہا' کیا نوح علیہ السلام نے جب قوم غرق ہونے لگی کسی قسم کا کوئی واویلا کیا ہو' غرق ہونے سے بچنے کی کوئی

تدبیریں بتائی ہوں' قوم سے کہا ہو کہ پہاڑوں اور درختوں پر چڑھ جاؤ' نیچی جگہ سے اونچی جگہ پر آ جاؤ ادھر ھو جاؤ' ادھر ہو جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں پر عذاب کی دعا کی تھی'

ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلوبھم فلا یؤمنو حتی یرو العذاب الالیم (یونس ۸۸)

''اے اللہ ان کے اموال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے جب تک عذاب نہ دیکھیں' ایمان نہ لاویں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپکی قوم مصر سے چل پڑی۔ فرعون پکڑنے کے واسطے اپنے لشکر سمیت پیچھے بھاگا۔ آگے سمندر آ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے لشکر سمیت سمندر میں کود پڑے۔ فرعون بھی لشکر سمیت سمندر میں کود پڑا اللہ تعالیٰ نے اسے غرق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سلامتی کیساتھ پار ہو گئے۔ جب فرعون غرق ہونے لگا' کہنے لگا''**امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین**'' **(یونس ۹۰)**

میں اس رب پر ایمان لایا جو بنی اسرائیل کا رب ہے اور میں مسلمان ہوں۔

اللہ پاک نے فرمایا' عذاب دیکھ کر جو ایمان لائے اس کا ایمان لانا قبول نہیں' چنانچہ وہ لشکر سمیت غرق کر دیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے جیسے دعا مانگی ویسے ہی قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو لشکر سمیت بچانے کا وعدہ دیا' سب کو بچایا اور فرعون کو غرق کرنے کا وعدہ دیا' وہ لشکر سمیت غرق کر دیا گیا۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں سے کوئی غرق ہوا؟ نہیں ہوا یا فرعون کے لشکر میں سے کوئی بچا؟ نہیں۔ کیا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو غرق ہونے سے بچنے کے لیے تدبیر بتائی؟ ادھر سے سمندر میں داخل نہ ہونا' ادھر سے ہونا' اُدھر سے سمندر میں داخل نہ ہونا' ادھر سے ہونا۔ نہیں کوئی تدبیر نہیں بتائی۔ ظاہر ہے کہ اگر عذاب سے بچنے بچانے کے واسطے تدبیریں بتائی تھیں تو پھر عذاب مانگا کیوں تھا' یونہی ھود علیہ السلام' صالح علیہ السلام' شعیب علیہ السلام کی قوموں پر جب عذاب نازل ہوا۔ کیا مخالفوں میں سے کوئی بچا بھی؟ جی کوئی نہیں بچا یا ان تمام پیغمبروں پر ایمان لانے والوں میں سے کوئی عذاب سے ہلاک ہوا؟ جی نہیں کوئی ہلاک

نہیں ہوا یا ان تمام پیغمبروں میں سے کسی نے اپنی قوم کو عذاب سے بچ جانے کی کوئی تدبیر بتائی ہو؟ جی کوئی تدبیر نہیں بتائی۔

دوستو! جب کسی نبی نے قوم کے تنگ کرنے پر اللہ تعالیٰ سے عذاب مانگا اور اللہ نے عذاب بھیج دیا تو نبی چپ کر کے بیٹھ گئے اور قوم کا تماشہ دیکھتے رہے۔ مخالفوں میں سے کوئی بچا نہیں سب ہلاک ہو گئے اور اپنوں میں سے کوئی مرا نہیں سب سلامت رہے۔ لیکن دوستو! مرزا جی کا معاملہ الٹ ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود' مہدی معہود ماننے والوں میں سے ایک بھی نہ مرتا' مگر ہزاروں مر گئے۔ مرزا صاحب کو رو رو کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی پڑی ''اے اللہ ہماری جماعت سے طاعون اٹھا اور مخالفوں میں سے ایک نہ بچتا۔ مرزا صاحب نے انجام آتھم میں اپنے مخالفوں کی فہرست لکھی ہے جو ایک سو چھ (۱۰۶) مخالف ہیں' یہ طاعون پھیلنے سے پہلے بھی تھے۔ طاعون ختم ہونے کے بعد بھی زندہ رہے۔ فرمایئے ان میں سے طاعون سے کتنے مرے؟ مرزا صاحب کی کتب کے حوالے سے سب کے نام گنوا دیے۔ خاص کر وہ بڑے مخالف جنہوں نے مرزا صاحب کو ناکوں چنے چبوا رکھے تھے' خصوصاً مولانا ثناء اللہ امرتسری' مولانا محمد حسین بٹالوی' پیر مہر علی گولڑوی اور عبدالحکیم پٹیالوی وغیرہ۔

دوستو! مرزا صاحب پر اعتراض ہوا کہ مرزا صاحب کے بڑے بڑے مخالف بچے ہوئے ہیں' ابھی تک مرے نہیں۔ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ سنت اللہ یہی ہے کہ آئمۃ الکفر (بڑے مخالف) اخیر میں پکڑے جائیں۔ **(ملفوظات جلد۳ ص ۲۶۹)**

لیکن دوستو! ہوا کیا یہ بڑے بڑے مخالف نہ طاعون سے پہلے مرے نہ بعد میں مرے' بلکہ مرزا صاحب خود مرض ہیضہ سے ان کے سامنے مر گئے اور یہ کئی سال مرزا صاحب کے مرنے کے بعد زندہ دندناتے پھرے۔

دوستو! مرزا جی نے کہا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ''قادیان اور میرے گھر کی چار دیواری میں طاعون نہیں آئے گی' حالانکہ قادیان اور چار دیواری میں طاعون اتنے زور سے آئی کہ مرزا صاحب کو قادیان اور چار دیواری چھوڑ کر بھاگنا پڑا' تفصیل کیساتھ پہلے حوالے کیساتھ لکھ آیا ہوں۔ ایک مرتبہ پھر مطالعہ کریں۔

دوستو! مرزا صاحب نے طاعون کا عذاب اللہ تعالیٰ سے اپنے مخالفوں کے واسطے مانگا' اللہ تعالیٰ نے مرزا کی دعا قبول کر کے بھیج دیا۔ بس اب مرزا جی چپ کر کے کانوں میں انگلیاں دیکر آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہتے اور تماشا دیکھتے رہتے' لیکن بجائے اس کے لوگوں کو طاعون سے بچنے کی تدبیریں بتائی جا رہی ہیں اور طاعون کے مریضوں کے واسطے دوائیاں بنائی جا رہی ہیں' ہدایات دی جا رہی ہیں' جس گھر میں بہت بیمار ہو جائیں' وہ خالی کر دو' جس گھر میں چوہے مرنے لگیں اسے خالی کیا جا رہا ہے۔ طاعون والے گھر میں نہ جاؤ' گورنمنٹ بھاگی پھر رہی ہے، دوائیوں اور ڈاکٹروں کا انتظام کر رہی ہے۔ مرزا جی حکم دے رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی ہدایات پر عمل کرو۔ مرزا صاحب گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

دوستو! مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ سے طاعون کا عذاب مانگا۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا جی کی آبرو رکھی' طاعون کا عذاب بھیج دیا' لیکن مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ شروع کر دیا۔ طاعون کے عذاب سے بچنے کی تدبیریں بتانی شروع کر دیں' دوائیاں بتانی شروع کر دیں۔ یہی بات تھی تو عذاب مانگا کیوں تھا؟ اس سلسلے میں پہلے کچھ لکھ آیا ہوں دوبارہ مطالعہ کریں۔

دوستو! مرزا صاحب لکھتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب اس ملک سے کبھی طاعون دور نہیں ہو گی' جب تک یہ لوگ اپنی تبدیلی نہ کریں۔'' **(حقیقۃ الوحی ص ۲۳۰۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء)**

اور طاعون دور نہیں ہو گی اور کبھی دور نہیں ہو گی جب تک کہ لوگ اپنی اصلاح نہ کر لیں اور نیکی کی طرف رجوع نہ کریں۔ **(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۱۳۲۔ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء)**

خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ جب تک اہل دنیا اپنی اصلاح نہ کر لیں اور تبدیلی نہیں کریں گے اس وقت اس عذاب کو نہیں اٹھائے گا۔ **(ملفوظات جلد ۷ ص ۱۲۔ ۹ مئی ۱۹۰۴ء)**

یہ طاعون اس حالت میں فرو (ختم) ہو گی جب کہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے اور کم از کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آ جائیں۔ کیونکہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آخری دنوں میں طاعون بھیجوں گا' تا کہ میں ان خبیثوں اور شریروں کا منہ بند کر دوں' جو میرے رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۷۔ دافع البلاء ص ۷)

مرزا صاحب نے لکھا ہے ''طاعون کا علاج خدا تعالیٰ نے مجھے یہی بتایا ہے' یہ طاعون بدکاریوں اور فسق و فجور اور میرے استہزاء کا نتیجہ ہے اور یہ رک نہیں سکتا' جب تک لوگ اپنے اعمال میں پاک تبدیلی نہ کریں اور سب وشتم سے باز نہ آئیں اور زبان کو روک نہ رکھیں۔

(ملفوظات جلد۳ ص۱۹۲۔۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء)

مرزا صاحب لکھتے ہیں'' طاعون کی خبر آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی دی گئی ہے اور یہ علم غیب بجز خدا کے کسی اور کی طاقت میں نہیں۔ پس اس بیماری کے دفع کے لیے وہ پیغام جو خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ لوگ مجھے سچے دل سے مسیح موعود مان لیں۔

(روحانی خزائن جلد۱۸ ص۲۲۶)

مرزا صاحب لکھتے ہیں'' خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا' جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں' یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں' تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ **(حوالہ بالا ص۲۲۵۔۵)**

سوائے عزیزو اسکا بجز اس کے کوئی بھی علاج نہیں کہ اس کو سچے دل اور اخلاص سے قبول کرلیا جاوے۔

(روحانی خزائن جلد۱۸ ص۲۳۲)

دوستو! طاعون ملک سے دور ہوگئی کیا سب لوگوں نے مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لیا تھا؟ اس واسطے طاعون دور ہوئی۔ کیا سب لوگوں نے خدا کے مامور اور رسول کو مان لیا تھا؟ کیا بڑے بڑے دشمنوں کا منہ بند ہوگیا تھا؟ جو مرزا صاحب کو سب وشتم کرتے تھے اور گالیاں دیتے تھے۔ کیا مولانا ثناء اللہ امرتسری' مولنا محمد حسن بٹالوی' ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی اور پیر مہر علی گولڑوی اور دوسرے دشمن جنکے نام مرزا صاحب نے انجام آتھم میں دیئے ہیں' یہ سارے سب وشتم سے باز آ گئے تھے۔ مرزا صاحب کو مسیح موعود مامور اور رسول مان لیا تھا اس واسطے طاعون ملک سے دور ہوگئی۔

دوستو! اگر آپ مرزا صاحب کی ساری عبارتیں جو طاعون کے سلسلے میں کہی ہیں' پڑھیں تو سچ مچ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مرزا صاحب کی ایک بات بھی سچی ثابت نہیں ہوئی۔

دوستو! میرے اس رسالے کو بڑی توجہ سے پڑھیں' میں نے ہر بات مرزا صاحب کی کتب کے حوالے سے لکھی ہے۔ اصل عبارتیں خود آپ روحانی خزائن، ملفوظات اور تبلیغ رسالت سے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سمجھ کی توفیق دے۔ آمین

ابن سرور ابو الشہید حافظ عبد الرحمٰن

شاہ عالمی مظفر گڑھی

ادارہ نفیس الحسینیہ مسجد توحید

9-B-1 ٹاؤن شپ لاہور

التماسِ دعاء

تمام مسلمان احباب سے التماس ہے نمازِ پنجگانہ اور اس کے علاوہ جب بھی اپنے اور اپنے احباب کے لئے رب العالمین کے حضور دعا گو ہوں تو ہمارے وہ احباب جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہمارے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون (خصوصاً مالی تعاون) کیا ان کے فوت شدگان احباب کی مغفرت کے لئے بھی دعا کریں۔

اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے ان احباب کی تمام پریشانیاں رفع فرمائے اور ان کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

ناظم ادارہ نفیس الحسینیہ

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ
اور رد قادیانیت کیلئے برسرپیکار
ادارہ نفیس الحسینیہ
الحمدللہ ادارہ نفیس الحسینیہ نے مختصر سے عرصہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں تھوڑے ہی عرصہ میں کثیر تعداد میں لٹریچر اور کتب شائع کر کے پاکستان کے طول و عرض میں مفت تقسیم کی ہیں۔ الحمدللہ ثمہ الحمدللہ سرپرست ادارہ حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی تصنیف کردہ کتب پڑھ کر اور حضرت اقدس کی گفتگو سن کر تقریباً 30 قادیانی توبہ تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں قادیانی ہونے سے محفوظ ہوئے۔
ادارہ کے منصوبہ جات
1- عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں کانفرنس، جلسے، سیمینار اور ریلیوں کا اہتمام
2- دنیا کے کونے کونے میں مرزائیت کا تعاقب بذریعہ تحریر و تقریر
3- انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے بیشتر ممالک میں رد قادیانیت کورس کا اہتمام
4- پاکستان کے تعلیمی اداروں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کرام میں جذبہ تحفظ ختم نبوت کو اجاگر کرنا اور رد قادیانیت کیلئے ایک مکمل فورس تیار کرنا۔
5- طلباء کرام کیلئے رد قادیانیت کورسز کا اہتمام
6- طلباء کرام و عوام الناس کے درمیان عقیدہ ختم نبوت و رد قادیانیت پر تحریری و تقریری مقابلوں کا اہتمام
7- عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور قادیانیت کا تعارف گھر گھر پہنچانے کیلئے خواتین کی جماعت کی تیاری
ادارہ کی ضروریات
☆ادارہ کیلئے مستقل عمارت
☆ایک وسیع اور جامع لائبریری
☆ایک عدد جدید مکمل کمپیوٹر سیٹ
☆ایک عدد فوٹو سٹیٹ مشین
(ان چیزوں کی اشد اور فوری ضرورت ہے)
اہل اسلام سے اپیل ہے کہ ادارہ کے ساتھ دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون فرما کر شفاعت محمدی ﷺ کے حقدار بنیں۔
اِدارہ نفیسُ الحُسینیہ
جامع مسجد توحید
9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927